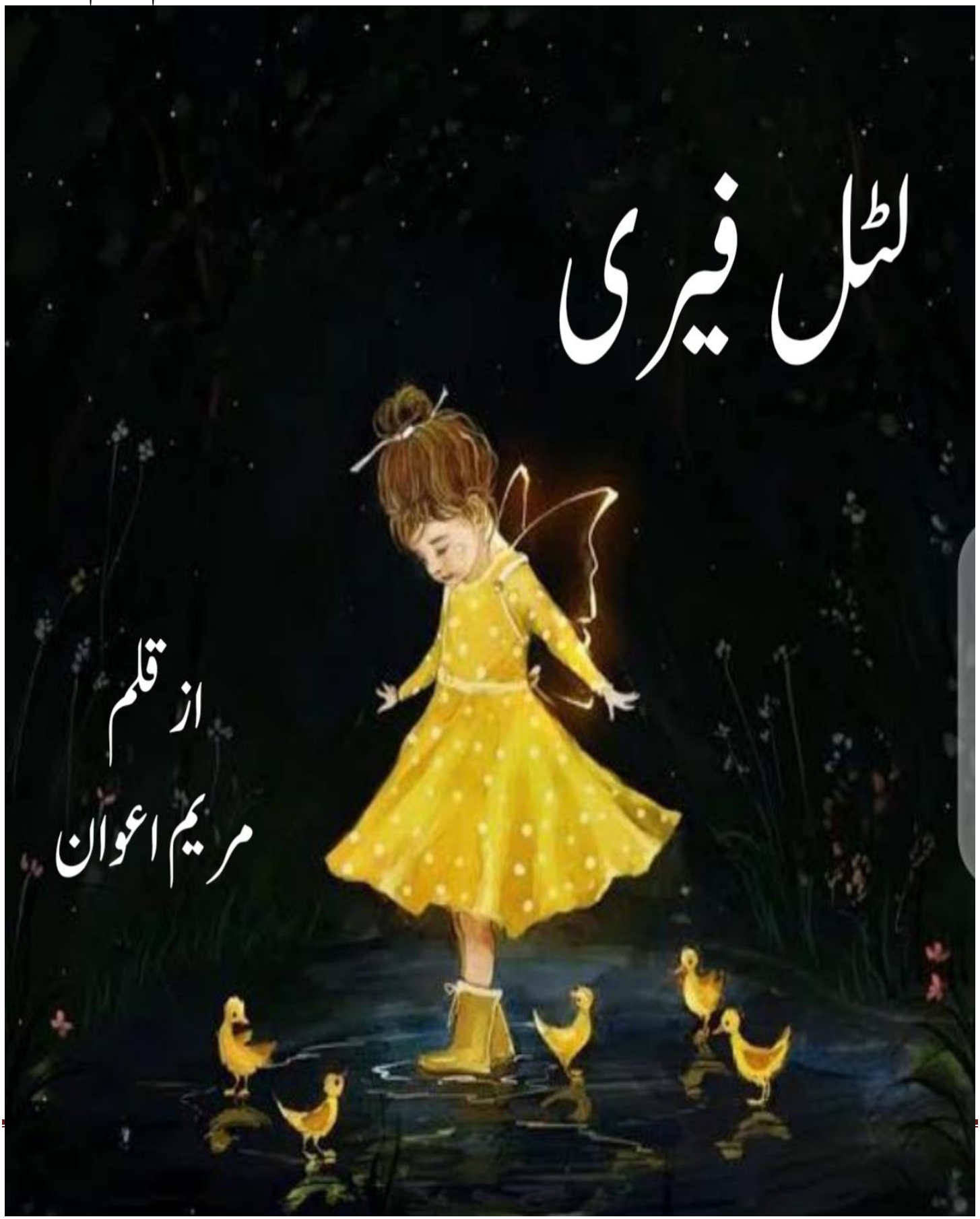
لٹل فیری
از قلم
مریم اعوان

لٹل فیری

ازقلم مریم اعوان

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

خان صاحب میں بتا دے رہی ھوں میں اپنی بچی کا نکاح اس بتیس سالا مرد کے ساتھ نہیں کرونگی ------- اتنے ہی اگر ہم بوجھ بن گئے ھے تو میں اپنی بچی کو لے کر چلی جاتی ہوں------ الماس بیگم غصہ ہوتے بولی-----

الماس بیگم ہماری بات ٹھنڈے دماغ سے سنے --- بہت اچھا رشتہ ہیں ہماری زری راج کرے گی---- امان صاحب نے اپنی موٹی عقل والی بیوی کو سمجھنا چھا----- اگر اتنا ہی کوئی اچھا رشتہ ہیں تو اپنی بھتیجی کا کیوں نہیں کر دیتے------ الماس بیگم نے جل کر کہا

اپ کا دماغ ٹھیک ہیں یہ کیسی بات کر رہی ھیں۔۔۔۔۔ وہ بہت چھوٹی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ امان صاحب بات سن کر بھڑک اٹھے تھے

اتنی بھی کوئی چھوٹی نہیں ہی بالغ ہوگئی ہیں۔۔۔۔۔ اور اچھا ہیں جلدی جان چھوٹ جائے گی۔۔۔۔ اس منحوس سے آخر کب تک اپ اپنی بچی کا حق اس کو دیتے رہے گے۔۔۔ الماس خاتون نے زہر اگلتے لہجے میں کہا۔۔۔

پھر بھی خاتون وہ ابھی بچی ھے صرف سولہ سال کی ہے ابھی۔۔۔۔ امان صاحب نے نے فکر مند لہجے میں کہا

بس آپ نے جو کرنا ہے کریں پر مجھ سے یا میری بچی سے کوئی امید مت نہیں رکھنا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوگیا ہیں بیگم۔۔۔۔۔ شادی کے بعد وہ لنڈن چلی جائے گی ذارا سوچے۔۔۔۔۔۔ امان صاحب نے پھر کوشش کی

آپ انہیں منع کیوں نہیں کر دیتے۔۔۔۔۔ الماس خاتون نے مشورہ دیتے ہوے کہا۔

ایسے کیسے منع کردوں میرے خاندان کے بہت احسانات ہیں مجھے پر-----

آپ پر ہیں نہ مجھ پر نہ میری بیٹی پر----- الماس بیگم نے صاف ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا

کیسے منع کروں--- انکا ہی دیا ہوا ہے سب جو آج اس قابل ہوں کے انھوں نے خود ہم سے رشتہ مانگا ہیں

تو پھر کردوں پری زے کا نکاح۔۔۔۔ دیر کس بات کی ہیں اور ویسے بھی انہوں نے رشتہ تو ہمارے خاندان سے ہی کرنا ہیں تو زری کے بجائے پری کیوں نہیں۔۔۔۔۔ الماس خاتون نے صوفے سے اٹھتے کہا۔۔۔۔ اور کمرے سے نکل گی۔

پیچھے امان اللہ خان سر دونوں ہاتھوں میں تھما گے۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

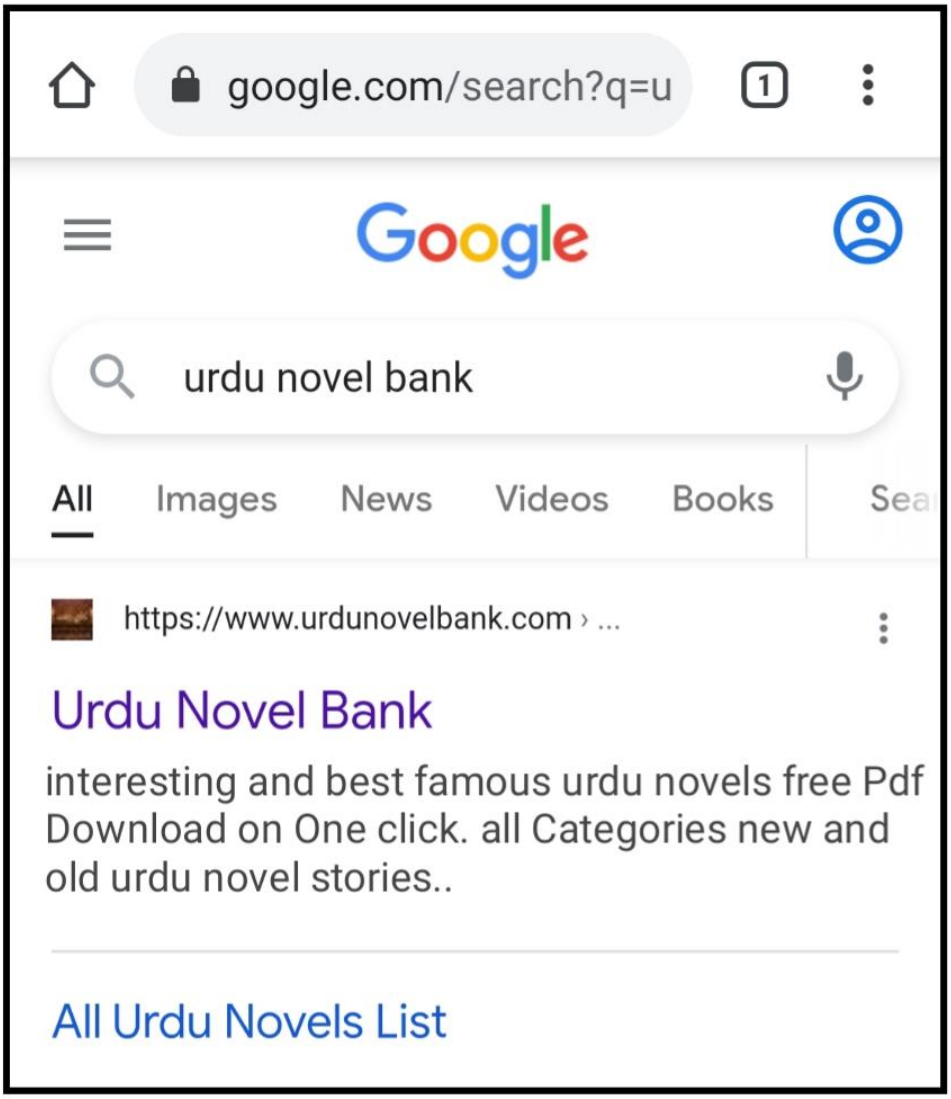

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

پھر اماں کیا کہا تم نے ابا سے۔۔۔۔۔ الماس خاتون اس وقت زرشال کے کمرے میں موجود ہیں۔

کیا کہا نا تھا میں نے تو صاف کہہ دیا تھا کے میں نہیں کروں گی اپنی بچی کی اگر کرنی ہے تو پری کی کردے۔۔۔۔ الماس بیگم نے بتاتے ہوئے کہا

پر اماں پری نہی ہو سکتی۔۔۔۔۔۔۔ زرشال نے چونک کر کہا

کیوں وہ کیوں نہیں ہوسکتی۔۔۔۔۔ الماس بیگم نے جل کر کہا

اماں خدا کا خوف کرو وہ تو چھوٹی ہیں ابھی------ زری نے فکرمند ہوتے کہا

اچھا اگر اسکی اتنی فکر ھے تو کل اسکی جگہ تم کر لو نکاح--

نہیں بھئی ابھی میں نے نہیں کرنی اس انکل سے---- تم پری کا ہی کردوں----- زری نے فوراً بات بدلی----

تو بس تو اپنی بکواس بند رکھ----

زری------

امان صاحب کمرے میں داخل ہوئے

ج--- جی ابا---- زری کھڑے ہوتے بولی

پری کو جا کر سمجھا دو کل اسکا نکاح ہے۔

امان صاحب نے ایک کڑی نظر الماس خاتون پر ڈالتے کہا اور کمرے سے چلے گئے۔

ج ---- جی جی ابا میں بتا دیتی ہوں---
زرشال کہ کر کمرے سے نکل گی

شکر ہے جو اس کرم جلی سے جان چھوٹے گی----- الماس خاتون دونوں ہاتھوں کو اپس میں رگڑتے بولی--

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پری زے۔۔۔۔ زرشال نے اسٹور روم داخل ہوتے کہا۔

جی اپیا۔۔۔۔ اس نے کتاب سے جھانکتے کہا۔۔ نیلی گہری انکھیں۔۔ جو اس وقت کاجل سے لبریز تھی۔۔۔۔۔ چھوٹی سی ناک جو سردی سے لال ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔ بھرے بھرے ٹماٹر جیسے گال۔۔۔۔۔ خوبصورت گلابی ہونٹ۔۔۔۔ بروان بال جو گھٹنوں سے نیچے تھے۔۔۔۔۔۔ اس وقت وہ چوٹی میں مقید تھے۔۔۔۔۔۔ دودھیا رنگت جس میں ہلکی سرخی نمایاں تھی۔۔۔ وائٹ ڈھیلی شرٹ کے ساتھ پنک ٹراوز میں ملبوس تھی۔

کیا کررہی ہوں۔۔۔۔۔ زرشال پاس بیڈ پر بیٹھتی بولی

ناول پڑھ رہی ہوں۔۔۔۔ پری زے نے ناول کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

کون سا ہے۔۔۔۔۔ زرشال نے پوچھا۔

نمل ہے اپیا۔۔۔۔ اپ کو پتہ ہیں اس کا ہیرو اتنا ہینڈسم ہیں۔۔۔۔ اس کا نام نہ "فارس غازی ہیں" اور اتنی اچھی کہانی ہیں قسم سے۔۔۔۔ میں آپ کو کیا بتاو۔۔۔۔۔ پری کی گاڑی ایک دفعہ پھر شروع ہوچکی تھی۔۔۔۔۔

بس پری بریک پر پاوں رکھوں۔۔۔۔ زرشال نے ٹوکتے کہا۔

اپ نہ کبھی بھی میری بات نہیں سنتی۔۔۔۔۔ پری ناک سکوڑتے بولی۔

اچھا میری بات سنو۔۔۔۔۔ ضروری بات کرنی ہے ادھر تو دیکھو۔۔۔۔۔۔ زرشال نے اس کا منہ اپنی طرف کرتے کہا

بولیں۔۔۔۔۔ پری نے ناراض ہوتے کہا۔

ابا نے کہا ہے کل تمہارا نکاح ہیں--- تو اپنے کپڑے پیک کرلو--- کل ہی تمہاری رخصتی بھی ہیں---- زرشال نے بتایا۔

پر اپیا وہ تو جب بڑھے ہوتے ہیں جب ہوتا ہے نا---- میں تو ابھی چھوٹی ہوں---- پری نے اپنا ننھا دماغ چلتے کہا-----

جی----- پر--- ابا نے کہا ہے----- تو تم تیاری کرلو--- زرشال کو سمجھ نہ آیا کے کیا کہے اس لیے یہ کہہ کر اٹھ گی۔

گڈنائٹ جان۔۔۔۔۔ کہہ کر زرشال کمرے سے نکل گی۔

پیچھے پری اپنے کام میں مصروف ہوگی۔۔۔۔۔۔۔ اس سب سے انجان کے آنے والا کال اس کی زندگی میں کیا بدلاو لانے والا ہے

♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح کا سورج اج بہت اداس طلوع ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔ امان صاحب کے گھر اج روز سے زیادہ ہلچل تھی ۔۔۔۔۔۔۔ نکاح جمعہ کی نماز کے بعد طے پایا تھا۔۔۔۔۔۔

احسان صاحب چند گواہان اور میر اذلان کے جگری دوست احمد خان کے ساتھ موجود تھے------ کیونکہ نکاح ان لائن پڑھایا جانا تھا-----

پری اس وقت سادہ سے سفیدہ قمیض شلوار میں تھی ساتھ میں لال ڈوپٹہ اوڑھ ہوا تھا------- لمبے بال ڈھیلی سی چوٹی میں مقید تھے ------ چہرہ ہر عارضی چیز سے پاک تھا-------- وہ اج اس سادہ سے سوٹ میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی -------- پری بیڈ پر بیٹھی اپنے کپڑے بیگ میں رکھ رہی تھی جو وہ ساتھ لے کر جا رہی تھی---- جب اس کے چچا جان اور قاضی صاحب اندر داخل ہوئے------ امان صاحب نے اکر سر پر ہاتھ رکھ کر ماتھے پر بوسہ دیا------ مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا--------

اس طرح وہ معصوم اور نا سمجھ لڑکی اپنے سے کافی بڑے مرد کے حوالے کردی گی----

رخصتی کے بعد وہ لوگ واپسی کے لے نکل گے تھے----- اس وقت وہ لوگ جہاز میں سوار تھے۔

بھابھی اپ کچھ کھائے گی------- احمد نے پوچھا کیوں کہ وہ پری کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔

ہاں بھائی مجھے نہ بہت زیادہ والی بھوک لگی ہے پر نہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں اور میں چچا جان سے بھی پیسے لینا بھول گی ------ تو نہ اب گھر جاکر ہی کھا لونگی----- پری نے انکھیں پٹاپٹے معصومیت سے بھرا جواب دیا---

یہاں پر فری ملتا ہیں------- احمد نے بتاتے ہوے ایک بٹن پریس کیا--- جس سے ائیرہوسٹس ان کی طرف آئی۔

یس سر-------- ائیرہوسٹس نے قریب آتے کہا----

ٹو چیکن برگر ود چیلی گارلک سوس۔۔۔۔۔۔۔ احمد نے اوڈر دیتے کہا۔۔۔۔۔

اپ کو انگلش بھی اتی ہیں۔۔۔۔ پری نے جوش سے پوچھا۔۔۔

جی جہاں ہم رہتے ہیں وہاں یہ ہی بولی جاتی ہیں۔۔۔ احمد نے پری کے معصوم چہرے کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت اور معصوم ہوسکتا ہے۔۔۔۔ احمد نے ایک بھر پور نظر پری پر ڈالتے دل میں سوچا۔۔

بھائی اس بٹن سے کیا ہوتا ہوتا ہے۔۔۔ پری نے ایک بٹن کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

اپ خود دیکھ لے میری لٹل سسٹر۔۔۔۔۔ احمد پری کی اواز سے ہوش کی دنیا میں آتا بولا۔۔۔۔۔

پری نے جیسے ہی بٹن پریس کیا۔۔۔۔۔ ایک پردے کی دیوار دونوں کے بیچ حائل ہوگی۔

احمد بھائی۔۔۔۔۔ مجھے اپ نظر کیوں نہیں آرہے۔۔۔۔ پری نے پوچھا۔

جو بٹن پریس کیا تھا وہ دوبارہ کرے ۔۔۔۔۔۔ احمد نے برگر کی بائٹ لیتے کہا۔

پری نے دوبارہ دبایا تو وہ پردہ غائب ہوگیا۔

ہائے شکر میں سمجھی کے پری اندھی ہوگی ہے۔۔۔۔ پری نے احمد کے ہاتھ سے برگر لیتے کہا۔

بھابھی آپ کتنی معصوم ہیں۔۔۔۔۔ احمد نے اس کی بات پہ ہستے ہوئے کہا۔۔۔ جس سے احمد کی گال پر ڈمپل نمایاں ہوا۔

ہائے اللہ اپ کا ڈمپل تو بالکل سالار سکندر جیسا ہے۔۔ پری نے ہاتھ سے چھوتے کہا۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔ پر یہ سالار سکندر کون ہیں۔۔۔۔ احمد نے مسکراتے کہا۔

اپ سالار سکندر کو نہیں جانتے۔۔۔ پری بے یقینی سے انکھیں پھیلاتی بولی۔

نہیں۔۔۔ احمد نے آہستہ اواز میں کہا کے شاید اس بہت بڑی غلطی سرزد ہوگئی کے وہ پری کے سالار سکندر کو نہیں جانتا۔

عمر جہانگیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاتح بن رامزل۔۔۔۔۔۔۔۔

فارس غازی----------

پری نے اپنے سارے پسندیدہ ہیروز کے نام لے لئے پر احمد کا سر صرف نہ میں ہلا۔

بھائی---- پری نے کڑے تیوروں سے گھورتے کہا۔

سوری یار پر سچی میں فلمیں یا ڈرامہ نہیں دیکھتا--- احمد نے پری کے گال کھینچتے ہوے کہا۔

بھائی یہ کوئی فلموں کے ہیرو تھوڑی ہیں--- پری نے منہ بناتے کہا۔

پھر----- احمد نے تجسس سے پوچھا۔

یہ ناول کے ہیرو ہیں---- پری نے ماتھے پر ہاتھ مارتے کہا۔

اووووووو اچھا---- میں سمجھا کے کوئی ہیرو ہیں---- احمد نے ایزی ہوتے کہا۔

جی۔۔۔۔۔ پری نے منہ کے زوایے بگڑتے کہا۔

احمد نے بھی سیٹ سے ٹیک لگالی اس کو دیکھتے پری نے بھی سر سیٹ کی پشت سے ٹکاتے لیا اور باتیں کرنے لگے ۔۔۔۔۔ پری نے جنت کے پتوں سے لے کر اب حیات اور پیر کامل تک کی ساری داستانے احمد کو سنا ڈالی۔۔۔۔۔ اور احمد بھی بس اتنا ہی کہہ رہا تھا ۔۔۔۔ اچھا ۔۔۔۔ ہوں ۔۔۔۔ پھر ۔۔۔۔ ہمممم ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اسی طرح باتوں میں ان کا سفر گزر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ائیرپورٹ پر اتر کر پری کے نون اسٹوپ سپیکر کو بریک لگی

♡♡♡♡♡

ان کی وائٹ کرولا ایک عالیشان بنگلو کے اگے اکر رکی۔۔۔۔ گارڈ نے بھاگ کے اکر گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب گاڑی سے اتر کے اندر کی جانب بڑھ گے پیچھے ہی احمد کا ہاتھ تھمے پری بھی ان کے پیچھے چل دی ۔۔۔

پری سر گھماگھما کے پورا گھر دیکھ رہی تھی وہ گھر اندر سے بھی اپنی مثال اپ تھا۔۔۔۔ خوبصورت نفیس فرنیچر۔۔۔۔۔ درودیوار پر دلکش خوبصورت مناظر۔۔۔۔۔ ہر چیز اعلی قسم کی تھی۔۔۔۔ امپورڈ شو پیس اور فانوس۔۔۔۔۔ وہ گھر شہزادیوں کا محل لگ رہا تھا۔

بھائی یہ اتنا خوبصورت گھر کس کا ہے --- پری نے ستائشی انداز میں کہا۔

جاو بیٹا اپ بوا کے ساتھ جاو اور کمرے میں جاکر ارام کرو----- احسان صاحب نے بوا کی طرف اشارا کرتے کہا

جی دادا جان---- پری ادب سے کہتی بوا کے پیچھے چل دی۔

پیچھے احمد اور احسان صاحب وہ ہی لاونج میں بیٹھ کر اذلان۔کا۔انتظار کرنے لگے۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ دونوں لاونج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے جب وہ اپنی مغرورنہ چال چلتے ہوئے للاونج میں داخل ہوا ------ سانولی رنگت مگر پر کشش ----- جو ایک دفعہ دیکھنے والے کو دوبارہ دیکھنے پر مجبور کرتی تھی------ کالے سلکی بال جو جیل لگا کے سیٹ کئے ہوئے تھے ----- بھوری طلسماتی نکھیں جن میں سرد تاثر ہی پایا جاتا تھا ------- تھوڑی بڑی ہوئی داڑھی -------- درمیانی مگر خوپصورت مونچھے------ عنابی لب------ جن پر مسکراہٹ کم ہی دیکھا ئی دیتی تھی ------ چوڑا کسرتی سینہ----- چھ فٹ سے نکلتا لمبا قد------ اس وقت

بلیک پینٹ کوٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔

اسلام وعلیکم---------- دادا جان ---------- اگے بڑھ کر احسان صاحب کے گلے لگتے بولا----------

کیسا ہیں میرا شیر ---------- احسان صاحب نے شانے پر تھپکی دیتے کہا-------

الحمد اللہ ---------- دادا جان -------- اذلان نے ہاتھ پر بوسہ دیتے کہا----------

کیسے ہو جگر ------- احمد نے کھینچتے ہوئے گلے لگایا----------

تم سناو کیسی رہی اوبزرویشن تمہاری---------- اذلان نے احمد کو انکھ مارتے کہا----------

ہلکے یار دادا جان نے سن لیا نہ تو خیر نہیں میری ---------- احمد نے کان میں سر گوشی انداز میں کہا-------

یار مزہ نہیں ایا سچی تیرے یار کو --------- کوئی ایک ہو جو کام کی ہو ---- بس بھابھی کے علاوہ---- پٹاخا ہیں بھابھی تو -- احمد نے انکھ ونک کرتے ک----------

میرے لے تو یہاں کی گوریاں ہی ٹھیک ہیں ---------- احمد نے ہاتھ جھلتے کہا۔ ----------

سدا کا لعنتی انسان ہے تو -------- اذلان نے کندھے پر مکہ جڑتے ہوے کہا--------

مجھے تو یہ سمجھ نہیں اتی کے لڑکے کو ہمیشہ لڑکیوں۔خوبصورت کیوں چاہیے ہوتی ہیں ---------- اذلان نے احمد پر طنز کرتے کہا----------

اووووو ہیلو مسٹر ایکس وائے زی------- ہر لڑکا ایک جیسا نہیں ہوتا---------- احمد اپنا دفاع کرتے بولا----------

ہاں کچھ تم۔ جیسے بھی ہوتے ہیں نیرا ے فٹے منہ۔ ------- اذلان نے ہاتھ سے احمد کا منہ پکڑتے ہوے کہا۔ --------

تجھ جیسے کمینے دوست ہو تو بندے کو دشمن بنانے کی کیا ضرورت۔ ---------- احمد نے جلاتے کہا۔ -------

ہوگی شروع تم۔ دونوں کی -------- احسان صاحب تنگ اتے بولے

جاے دادو اپ ریسٹ کرے اس کی تو بکواس خاتم نہیں ہوگی ------- پھر کھانے پر ملاقت ہوتی ہیں۔ --------- اذلان نے اٹھاتے کہا---------

ہاں چلو میں بھی ریسٹ کرو پہلے تمہاری بیوی نے دماغ کھاے اب تم --------

احمد بے زار ہوتے بولا۔ ----------

سر ئیسلی ---------- دماغ ہیں تمہارے پاس۔ -------- اذلان نے تنز کرتے کہا---------

جا معاف کیی گستاخی -------- کیونکہ ابھی بادشاہ سلامت کا موڈ نھیں ہیں تمہیں ڈاشت دینے ۔کا---------- احمد کہتا گیسٹ روم کی جانب بڑھ گیا۔ ----------

اپنے گھر جااکر کرنا ارام نکلو۔ ------- اذلان نے باہر کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ --------

کیا کہا۔۔۔۔۔۔ احمد۔نے تصدیق کرتے پوچھا۔۔۔۔

کیوں کان پاکستان چھوڑ ایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے تنگ کرتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار تیری شادی کو ابھی پورا ایک دن نہیں ہوا اور تو اتنا بدل گیا ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ ٹائم کے بعد تو بھول جائے گا کے کون احمد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احمد نے سیریس ہوتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں برا وقت جتنا جلدی ہو انسان کو بھول جانا چاہیئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے نورمل انداز اپناتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک نمبر کا کتا انسان ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احمد اذلان کے مکا جڑتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چل میں جا رہا ہوں اپنے کمرے میں دوبارہ نظر نہ انا۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان۔ مسکراتا سڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سالے میں بھی اب یہی رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احمد نے پیچھے سے چلاتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

بوا پری کو اذلان۔ کے کمرے میں چھوڑ گی تھی ------ جب سے پری پورے کمرے کا تفصیلی جائزہ لے رہی تھی-------- کمرے بہت خوبصورت ڈیکور ہوا ہوا تھا-------- پورا کمرہ بلیک اور گولڈن کے کومبیشن میں سجایا گیا تھا ------ فرنیچر ---- پردے یہاں تک کے کارپٹ بھی بلیک گولڈن کے کومبیشن میں تھے ----------

ہاے اللہ -------- یہ کمرہ تو بالکل ڈراموں جیسا ہیں-------- پری نے خوشی سے بانھیں پھیلاتے گول گول گھومتے بولی---------

اتنے سارے پر فیوم تو کسی دکان میں ہوتے ہیں ---------- پری ڈریسنگ پر موجود پرفیوم دیکھتے بولی۔ ------- ڈریسنگ پر ایک کثیر تعداد میں پر پرفیوم کی

کلیکشن۔ موجود تھی۔ ---------- پری ایک ایک کرکے پرفیوم چیک کر رہی تھی ----------

کیا کر رہی ہو تم میرے کمرے میں---------- ابھی خوش ہوتے ہوئے پری پرفیوم دیکھ ھی رہی تھی جب وہ غصہ سے دھڑتا کمرے میں داخل ہوا---------- پری اس پڑنے افتاد کے لے تیار نھیں تھی اس کی دھڑ پر ڈر کے اچھلی -------- جس سے اذلان کا مہنگا ترین پرفیوم ہاتھ سے چھوٹ کر زمین۔کی نظر ہوگیا------ کمرے کی فضا میں ایک دلفریب خوشبو پھیل گی-------

تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔ اس کمرے میں انے کی۔ ------ اذلان نے پری کا منہ دبوچتے کہا۔ ----------

میں کچھ پوچھ رہا ہوں جاہل لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے منہ پر گرفت بڑھتے کہا۔۔۔۔۔۔۔ درد کی شدت سے پری کی انکھوں میں نمی امڈ ائی۔۔۔۔۔۔۔

اذلان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب کی اواز پر اذلان نے پری کا منہ چھوڑا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب جو کسی کام سے ائے تھے اذلان کے کمرے میں سامنے کا منظر دیکھ کر ان کا دماغ گھوم گیا۔۔۔۔۔۔۔

دادا جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب کے پری بھگ کر احسان۔ صاحب کے پیچھے کھڑے احمد کے سینہ لگ کر رونے لگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احمد اذلان کی شور مچاتی اواز

سن۔کر ایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری کے اس طرح رونے سے احمد کے دل کو کچھ ہوا۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نھیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ احسان۔ صاحب نے چپ کراوتے تے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادا جان اپ اس دو ٹکے کی لڑکی کے لے مجھے چپ کروا رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان۔ نے حقارت اور غصہ کی ملی جلی کیفیت سے پری کی طرف دیکھتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی جسے تم دو ٹکے کی کہہ رہے ہوں بیوی ہے تمہاری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احمد نے بھی اس کے ہی انداز میں دانت پیستے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

کک۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مطلب بیوی۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے روتی ہوئی پری کو دیکھتے حیران ہوتے پوچھا۔۔

ہاں۔ بیوی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احمد نے اس کو باوار کرتے کہا۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادو اپنے کہاں تھا کے رخصتی۔ ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے ابھی بات مکمل کی نہیں تھی جب احسان۔ صاحب نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے چپ کروائے

احمد پری کو باہر لے کر جاو ۔۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب نے احمد کو۔اشارہ کرتے کہا۔ ۔۔۔۔۔۔۔

احمد پری کو اپنے ساتھ لگاے باہر لے گیا۔

دادا جان اپ نے کہا تھا کے رخصتی ابھی نہیں ہوگی تو یہ سب کیا ہے ---------- اذلان فوران بات شروع کی----------

بیٹا رخصتی تو ابھی نہیں ہوتی اگر یہ امان اللہ کی اولاد ہوتی ---------- احسان صاحب نے صوفہ پر بیٹھے بات جاری رکھی----------

کیا مطلب دادو---------- اذلان۔نے احسان صاحب کے سامنے بیٹھتے کہا----------

یہ امان اللہ کی اپنی بیٹی نہیں ان کی یتیم بھاتیجی ہے ---------- تین سال کی تھی جب ماں کا انتقال ہوگیا---------- اس کے بعد باپ نے پرورش کی ---------- دس سال کی ہوئی تھی تو باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ -------- جب سے اپنے چچا کے پاس تھی۔ -------- رخصتی اس لیے کی کے اب وہ ہماری بلکہ تمہاری عزت ہیں وہاں رہے کر اب بھی وہ ظلم برداشت کرے یہ ہمیں گوارا نہیں۔ --------- ظلم تو تم نے بھی اتے ہی کیا ہے اس معصوم پر ----- کوئی ایسا کرتا ہیں -------- احسان۔ صاحب نے اخری بات تنزیہ کی ----------

دادو مجھے پتہ نہیں تھا---- میں سمجھا کے وہ میڈ ہیں ------ شرمندہ ہوں میں ------ اذلان نے سر جھکتے کہا۔ -------

اچھا میڈ ہوتی تو تم ایک عورت پر ہاتھ اٹھ سکتے ہو -------- یہ تربیت تو نہیں کی تمہاری ہم نے----------

دادا جان معزرت کررہا تو ہوں ------ اذلان نے بے بس ہوتے کہا-----

اب سے وہ تمہاری ذمہ داری ہے ------ کسی قسم۔ کی کوئی کوتاہی میں برداشت نہیں کرونگا سمجھے۔ ------- احسان صاحب نے وران کرنے انداز میں کہا

پر دادا جان وہ مجھسے بہت چھوٹی ہیں ------- اذلان نے اپنی دونوں کی عمروں کا فرق بیان کیا-------

مجھے پتہ ہیں ---------- وہ سولا سال کی ہیں اور تم بتیس سال کے پر وہ تمہارے لیے پرفیکٹ ہیں------- اپنی معصومیت سے وہ تمہاری زندگی میں خوشیاں لے ائیگی ------- وہ بہت معصوم اور نا سمجھ ہیں اس کو تو ابھی یہ بھی نہیں پتہ کے شوہر کے بیوی پر کیا حقوق ہوتے ہیں ------- تو تمہیں ابھی اس کو ٹائم دوگے ----- اس کی ہر غلطی کو نظر انداز کروگے-------- اور پیار سے سمجھاوگے ایی سمجھ---------- احسان صاحب نے سمجھتے کہا--------

جی دادا جان -------- اذلان بور ہوتے بولا--------

بڑے صاحب کھانا لگ گیا ہے --------- نوکر نے اگاہ کرتے کہا---------

ہمم چلو ارہے ہیں -------- احسان صاحب نے کھڑے ہوتے کہا-------
پیچھے ہی اذلان بھی کمرے سے نکل گیا---------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کیا کھائے گی میری پرنسس------- احمد نے پری سے پوچھا جو ٹیبل پر موجود اتنا سارا کھانا دیکھ کر حیران ہو رہی تھی

بھائی اتنا سارا کھانا کیوں بنایا ہے کوئی ارہا ہے کیا--------- پری نے تعجب سے پوچھا----------

ہاہاہاہاہا------- نہیں کوئی نہیں ارہا یہ سب اپ کے لیے بنایا ہیں --------
احمد نے ہنستے کہا----------

سچی اتنا کچھ پری نے خوش ہوکر پوچھا---------

جی میری جان -------- احمد پری کے گال کھیچتے بولا---------- جس پر پری جھینپ سی گی--------

اپ بہت اچھے بھائی-------- اور دادا جان بھی ------- پری نے تعریف کرتے کہا----------

اتنے میں ہی اذلان اور احسان صاحب بھی اکر بیٹھ گے-------- احسان صاحب سربراہی کرسی پر ------ جبکہ اذلان احمد کے سامنے بیٹھ گیا----------

اذلان کو دیکھ کر پری ڈر کے احمد کے ساتھ چپک گی -------- احسان صاحب کے ساتھ ساتھ اذلان نے بھی نوٹ کیا----- مارے غصہ سے اذلان نے جبڑے بھینچ لی---- اور بغیر کسی سے کچھ کہے اپنی پلیٹ پر جھک گیا---

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کھانے سے فرغ ہوکر وہ لوگ لاونج میں موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ احمد پری کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔ پری احمد سے کافی گھل مل گی تھی اور احمد نے بھی دل سے اسے اپنی چھوٹی بہن مانا تھا۔۔۔۔۔۔

احسان صاحب فون پر کسی سے مصروف تھے ۔۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ اذلان سنگل صوفہ پر بیٹھا تھا بظاہر تو وہ فون میں مصروف تھا مگر تمام توجہ پری کی باتو ں پر تھی جو احمد سے اپنے بچپن کی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو احمد کافی دیر ہوگی ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب صوفہ سے کھڑے ہوتے بولے۔۔۔۔۔

جی دادا جان چلے۔۔۔۔۔ احمد کھڑا ہوتا بولا۔۔۔۔۔ اذلان۔ بھی ساتھ ہی کھڑاہوگیا۔۔۔۔۔۔

ہم کہاں جا رہے بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔ پری احمد سے پوچھتے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ نہیں چندا میں اور دادا جان جا رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ ااحمد پری کے بالوں پر بوسہ دیتا بولا

کک۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اپ یہاں رہوگی ۔۔۔۔۔۔ اپ کو تو اچھا لگا تھا نہ یہ گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ممم------- اکیلی کیسے رہوگی مجھے ڈر لگتا ہیں اکیلے بھائی---------- پری روہانسی ہوتے بولی----

نہیں میری بیٹی اکیلی تھوڑی ہیں اذلان ہے نہ ساتھ ------- احسان صاحب نے پری کو خود سے لگاتے کہا--------

ننن-------- نہیں ---------- دادو --------- یہ--------

ممم-------مجھے یہ پھر مارے گے---------- پری احسان صاحب کا ہاتھ پکڑتی مدھم لہجے میں بولی --------- جس کو اذلان اور احمد نے بھی بخوبی سن لیا تھا

نہیں میری بیٹی اذلان تو اپ کا شوہر ہے نہ ----- وہ کیوں مارے گا-------

وہ تو پہلے اس سے غلط ہوگی وہ شرمندہ ہیں اپنے کیے پر --------

احسان۔صاحب نے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا----------

نہیں مجھے اپ دونوں کے ساتھ جانا ہیں مجھے اپ دونوں کی بہت یاد ایے گی نہ --------- پری نے باضد ہوتے کہا ------

ہم ملنے اے گے اپنی بیٹی سے ------- اور اپ بھی انہ اذلان کے ساتھ --------- احسان صاحب نے پری کا ماتھا چومتے کہا---------

پکا اپ مجھہ سے ملنے ائے گے نہ ---------- پری احمد اور احسان صاحب کی طرف دیکھتے کنفرم کرنے لگی ---------

جی چندا۔۔۔۔۔۔ احمد پری کے گال کھینچتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ان۔دونوں سے مل کر روانہ ہوگے پری جب تک کھڑی رہی جب تک ان کی گاڑی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگی

واپس اندر ائی تو جب تک اذلان اوپر جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اب میں کونے سے کمرے میں جاوں ..... ان سے پوچھہ لون ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر وہ غصہ کرے تو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اتنے غصہ والے لگتے تو نہیں ہیں اور ویسے بھی دادو نے کہا تھا کے ان سے غلطی ہوگی تھی

---- پر سوری بھی نہیں کہا ---------- پری سڑھیوں پر کھڑی اذلان کی ذات پر تبصر کر رہی تھی ----------

پری کمرے میں ائی تو دروازہ پہلے ہی کھلا ہوا تھا شاید اس کی ہی وجہ سے بند نہیں کیا تھا------ اندر داخل ہوئی تو وہ سامنے ہی صوفہ پر بیٹھ لپ ٹوپ گود میں رکھے شاید کوئی کام کررہا تھا ----- بلیک ٹروازر کے ساتھ ہلکی گرے نگ کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی -------- بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے----------

وہ ---------- سس---------- سنیں ------- پری قدم قدم چلتی اذلان کے پاس جا کر رکتی بولی

ہمہم بولو---------- اذلان نے بغیر نظر اٹھئے کہا-------

ووو-------- وہ ---------- مجھے نیند ارہی ہیں تو --------- پری ہکلاتے بولی----------

تو کیا میں اپنی گود میں سلاو--------- یہ لوری دوں------ اذلان نے غصہ بھری اواز میں کہا پری کی بات کاٹتے کہا---------

ووہ-------- مممم --------- میں --------- پری کے گلے میں انسوں کا پھندا اٹکانے لگا------ جس سے اس سے بولا بھی نہیں گیا---------

وہاں بیڈ پر جاکر سو جاو------- اذلان نے بیڈ کی جانب اشارہ کرتے کہا------ وہ بخوبی اس کی اواز میں نمی محسوس کر چکا تھا------ اس لے مزید کچھ نہیں کہا----------

پری انسو صاف کرتی بیڈ کی جانب بڑھ گی ------ سفر کی تھکان کی وجہ سے وہ جلدی سو گی ------- اذلان ابھی بھی اپنے کام میں مصروف تھا---

♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح پری کی انکھ کھولی تو وہ کمرے میں اکیلی تھی---- سامنے گھڑی کو دیکھا جو 1:00 ہندسہ دے رہی تھی---- اللہ اللہ اج اتنی دیر ہوگی پری تمہیں جلدی سے

خود سے کمفرٹ اتر کر بیگ میں)جو وہ ساتھ لائی تھی(سے کپڑے نکل کر واشروم میں چلی گی..... باہر نکلی تو لوز سی پنک ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنی ہوئی تھی -------- بالوں کو برش کیا اور گیلے بال کمر پر ڈالا دئے جو اس کے گھٹنوں تک اتے تھے..... تیارہوکر نیچے کچن میں ائی تو سامنے بوا کٹنگ بورڈ پر سبزی کاٹ رہی تھی

گڈمارننگ بوا۔

پری سلیپ پر بیٹھتے بولی------

کیا کھاوگی ناشتہ میں--------- بوا نے مسکراتے پوچھا----------

اب تو دوپہر ہوگی ہیں تو میں کھانا ہی کھالونگی-----

چلو جیسے تمہاری مرضی-------- ویسے دیر لگے گی تمہیں بھوک تو نہیں لگی

ویسے بھوک تو لگی ہیں چلے میں جب تک نماز پڑھ لیتی ہوں تب تک کھانا بھی بن جایے گا------- پری کہتی سلیپ سے اتر گی--------

چلو یہ ٹھیک ہیں------- تب تک تو بن جایے گا-------بوا نے کہا اور پری کچن سے نکل گی-----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پری زے بیٹا اجاو کھانا تیار ہیں۔۔۔۔ بوا نے کھانا ٹیبل پر لگاتے کہا۔

اگی بوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری تیزی سی سڑھیاں اترتے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

اہہہہہہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔ بوا ٹیبل پر سلاد رکھ رہی تھی جب فضا میں پری کی چیخ گونجی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اللہ خیر۔۔۔۔۔۔۔۔ بوا جلدی سے کچن سے نکلتی سڑھیوں کے پاس گی جہاں پری ہوش و حواس سے بیگانی گری ہوئی تھی سر سے خون نکل رہا تھا۔

پری میری بچی انکھیں کھولو۔ ------ بوا اس کا سر اپنی گود میں رکھتی چہرہ تھپتھپا رہی تھی -------

رابرٹ---- بوا نے دوسرے ملازم۔ کو اواز دی وہ بھگتا ہوا ایا۔

جلدی سے کمرے میں لے کے چلو بی بی کو--------اورڈاکڑ کو فون بھی کرو--------- بوا اور رابرٹ مل کر پری کو کمرے میں لے اے اور ڈاکڑ پٹی کر کے چلا گیا---- پری ابھی دوائی کے اثر میں سو رہی تھی جب اذلان ایا---------- کمرے میں داخل ہوتے پہلی نظر اس پر گی ماتھے پر پٹی دیکھی تو تشویش ہوئی---------- نیچے کھانا کھانے گیا تو بوا سے پتہ چلا -------

اذلان۔نے کوئی خاص رد عمل نہیں دیا۔۔۔۔۔۔۔۔ واپس کمرے میں ایا تو بیڈ خالی تھا اور واشروم سے پانی گرنے کی اواز ارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ سر جھٹکتا بیڈ پر جاکر لپ ٹوپ کھولے مصروف ہوگیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی جب واشروم کا دروازہ کھولے وہ باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔۔ سفید دھلا دھلایا چہرہ سفید چادر میں مقید تھا۔۔۔۔۔۔۔ پری بغیر اسے دیکھے جائے نماز اٹھے کمرے سے نکل گی۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کو بہت برا لگا تھا اپنا اپ ایسے اگنور کرنا غصہ میں اب اس سے کام بھی نہیں ہورہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے میری بیٹی نیچے کیوں ائی۔۔۔۔۔۔۔ بوا پری کو اتا دیکھ بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بوا ٹھیک ہوں اب ---------- پری نماز کے لیے بندھا گیا ڈوپٹہ کھولتے بولی----------

کچھ چاہیے تھا------ بوا مگ میں کافی انڈیلتے پوچھی---

جی بھوک لگی ہیں ---------پری اب بالوں کو جوڑے سے ازاد کر رہی تھی------ لمبے بال کسی ابشار کی طرح کمر پر بکھر گیے۔

اچھا تم یہ کافی اذلان بابا کو دے او تب تک میں کھانا گرم کرتی ہوں----- بوا پری کے سامنے کافی رکھتی بولی--

میں---- پری نے خود کی طرف انگلی کرتے کہا۔

ہاں بیٹا تم ----اب جلدی سے لے جاو ورنہ ٹھنڈی ہوگی تو غصہ کرے گا----------

مرتی کیا نہیں کرتی کافی لے کر کمرے کی جانب چل دی

پری کمرے میں داخل ہوئی تو اذلان۔کچھ ڈاکیومینٹس کھولے بیٹھا تھا------
پری قدم قدم۔چلتی ائی ابھی وہ ٹیبل سے دور تھی جب اس کا پاوں قالین میں اٹکا تو چائے ہاتھ سے چھوٹ کر ڈاکیومینٹس پر گر گی ---------

تم اندھی ہو نظر نہیں اتا---- اذلان غصہ سے پھنکارا۔

وہ ---------- مممم-------- میں-------- پری نے اپنے امڈ انے والے انسو کو روکتے بولنے کی کوشش کی ------

کیا وہ میں لگا رکھی ہیں اتنے اہم ڈاکیومینٹس تھے میرے ---------- دادا جان نے بھی نہ مصیبت گلے ڈال دی ہیں-------- اذلان بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا----------

پری تو خود کے لیے استعمال مصیبت کے الفاظ میں گم تھی جب اذلان۔نے جھنجوڑا

اب کھڑی کی شکل دیکھ رہی ہو نکلو کمرے سے ---- اذلان نے بازو جھنجھوڑتے کہا -------

پری بھاگتے ہوئے کمرے سے نکل گی ----- پیچھے اذلان اپنا سامان اٹھنے لگا ----------

کیا ہوا ہیں میری بیٹی کب سے رو رہی ہو کچھ بتاو تو سہی ------- پری جب سے کمرے سے ائی تھی بوا کے گلے لگائ رو رہی تھی-------- انکھیں لال ہوگی تھی چوٹ میں سے بھی ہلکا ہلکا خون رسہ رہا تھا----------

بوا ------ ممم ----- میں --------- تو اپ لوگ کو تنگ نہیں کرتی نہ ---------- پری ہچکیاں لیتے بول رہی تھی- -------

بالکل اپ تو بہت اچھی ہو-------- بوا نے انسو صاف کرتے کہا----------

تو پھر انہون نے مجھے مصیبت کیوں کہا-------- جو تنگ کرتے ہیں انہیں کہتے ہیں مصیبت------ میں کوئی تنگ کرتی ہو انہیں----------

اذلان جو باہر جا رہا تھا کچن سے روتی ہوئی پری کی اتی اواز سے قدم وہی ٹھہر گیے----

کس نے کہا ایسا---------- بوا گلے لگاتی بولی

وہ جو اوپر ہیں نہ دادا جان کے بیٹے -------- پری اذلان کا ذکر کرتی ہوئی منہ بناتے بولی

اذلان ---------- بوا نے حیران ہوتے پوچھا کیونکہ اذلان بدتمیزی نہیں کرتا تھا کسی پر غصہ اتا تو چپ ہوجاتا۔

جی وہی اذلان شذلان -------- پری ناک سکوڑتے بولی۔

اذلان نے حیرت سے اس ٹڈی کو دیکھا تھا کسے وہ اس کا نام بگاڑ رہی تھی --------

شرم کروں لڑکی شوہر ہیں تمہارا۔ ------ بوا پری کے سر چپت لگاتی بولی

جب وہ ڈانٹے ہیں تو اپنے کہا شرم کرو لڑکے بیوی ہیں تمہاری------- پری نے منہ پھلاتے کہا

پری کی بات سن کر بوا نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی--- باہر کھڑے اذلان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ دوڑ گی وہ تو وہاں کھڑا یہ بھی بھول گیا کے وہ باہر جاہررہا تھا-------

میں نا بابا کے پاس جا کر ان کی شکایت لگاونگی------ پری نے اداس ہوتے کہا

اچھا لگا دے نہ جب جاوگی پاکستان ------- بوا نے اس غصہ کم کرتے کہا

وہ پاکستان تو نہیں رہتے ------ پری نے بوا کی بات کی تصیح کرتے کہا

پھر کہاں رہتے ہیں--------

وہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گے ------ جب میں ان کے پاس جاونگی تو چچی جان کی وہ بھی مجھے منحوس بولتی ہیں پھر دیکھیے گا کسے بابا ان کی پیھنٹی لگائے گے کی اور اذلان کی بھی شکایت لگاونگی ------ پری ایک دفعہ پھر رونا شروع ہوگی۔ ------

بری بات ہیں ایسے تھوڑی مرنے کی بات کرتے ہیں ------ بوا نے اس کے انسو پونچتے کہا----------

اپ کو پتہ ہیں میرے بابا مجھے فیری کہتے تھے وہ چلے گے اس کے بعد کسی نے نہیں کہا ------- چچی کہتی تھی کے میں منحوس ہوں ------- جب پیدا ہوئی تھی میری ماما چلی گی اس کے بعد پاپا --------- پر میں نے تو نہیں مارا ------ میں نے تو دیکھا بھی نہیں تھا ماما کو ------- پری بوا کے گلے لگی اپنا دل کا حال بیان کر رہی تھی----------

پری کے باتوں سے بوا کی انکھوں میں بھی نمی اگی------- باہر کھڑے اذلان کی بھی یہی حالت تھی (وہ بہت معصوم ہیں------- وہ یتیم ہیں) اذلان کے کان میں احسان صاحب کے جملے گونج رہیں تھے------- تو چپ چاپ گھر سے نکل گیا--------

اذلان کافی دیر سے گھر لوٹا کمرے میں ایا تو وہ کہی بھی نہیں تھی ---------
باہر نکل کر نیچے ایا تو بوا تہجد پڑھنے کمرے سے نکلی۔ ------

کیا ہوا بیٹا۔ -------- بوا۔ اذلان کو دیکھتے بولی

وہ -------- بوا ----- وہ کہاں ہیں۔ ---- اذلان نے تھوڑا ہچکچاتے کہا۔

کیوں کہا تم نے ایسا اسے پتہ ہیں کتنا روئی تھی دو دن کی دلہن کے ساتھ کوئی
ایسا سلوک کرتے ہیں -------- بوا اذلان کو ڈانٹنے لگی----------

بوا میرا بہت امپورٹنٹ پیپرز تھے جس پر اپ کی چہیتی نے چائے
گرادی--------- اذلان نے صفائی دیتے کہا---------

اچھا سوری اب نہیں کچھ کہونگا۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے ہار مانتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیوی ہیں تمہاری تو اس کے ساتھ ویسے ہی پیش او۔۔۔۔۔۔۔۔

جی جانتا ہوں بیوی ہیں اب کچھ ایسا نہیں ہوگا۔

میرے کمرے میں ہیں لے جاو۔۔۔۔۔۔۔ بوا کہتی نماز والے کمرے میں چلی گی۔۔۔۔۔۔۔

اذلان بوا کے کمرے میں ایا تو وہ تکیہ کو سینے میں بھینچے سو رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان چلتا ہوا بیڈ کے پاس ایا کر اس کے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔۔ بال بستر پر

پھیلے ہوئے تھے کچھ منہ پر بھی ارہے تھے ------- اذلان نے ہاتھ اگے بڑھ کر چہرے سے بال ہٹے------- نظر اس کے ایک ایک نقش کو حفظ کرنے لگی----- نظر اس کے چہرے سے بھٹکتی ہوئی اس کے بھرے گلابی لبوں پر جاکر جیسے رک سی گی---- اذلان کے دل میں خواہش پیدا ہونے لگی انھیں چھونے کی ---- وہ تو اس کی محرم تھی -------- اپنی خواہش پر لبیک کہتا اس کے لبوں بر جھک گیا------ پری کے کسمسانے سے فورا دور ہوا نظر اٹھا کر اس کے حسین چہرے کو دیکھا جو نیند میں بھی لال ہو رہا تھا اذلان کے لبوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ دوڑ گی -------- نظر اس کے ماتھے پر لگی چوٹ پر گی تو جھک کر اپنے لبوں سے مرہم لگا دی----- بغیر ایک پل کی بھی تاخیر کی پری کو اپنی بانہوں میں بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا

کمرے میں اکر ارام سے پری کو بیڈ پر لٹایا اور خود بھی اس کے نزدیک لیٹ گیا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح اذلان کی انکھ دیر سی کھولی ------- اج اس کا اوف تھا اس لیے لیٹ اٹھا-------- ایک نظر پورے کمرے میں دوڑائی اسے وہ کہی نظر۔نہیں ائی تو سر جھٹکتا واشروم میں گھس گیا---------- تھوڑی دیر بعد شاور لے کر نکلا وائٹ ٹروازر کے ساتھ نیوی بلو شرٹ پہنے ہوئے تھا بالوں کو سیٹ کرتا کمرے سے باہر نکل گیا-------- اس کا ارادہ ناشتہ بنانے کا تھا------ کیونکہ رات کو ہی بوا کی بیٹی کے بچہ ہوا تھا تو وہ چھٹی پر گی تھی ------

کچن میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ بلو پلازو کے ساتھ لیمن کلر کی گھٹنوں سے اونچی شرٹ پہنی ہوئی وہ کھڑی تھی ---------- بروان بالوں کو پونی ٹیل میں مقید کیا ہوا تھا----------

اذلان تو کچن کی حالت دیکھ کر چکرا گیا ------- کہی سلپ پر جلے ہوے ٹوسٹ پڑے تھے تو کہی ٹوٹے انڈے پڑے تھے ---------- برتنوں کا الگ ڈھیر تھا سینک میں--------

کیا کر رہی ہوں ---------- اذلان نے لہجے کو ہموار کرتے کہا----------

وہ----- میں ناشتہ بنا رہی تھی --------- پری نے بغیر مڑے کہا----------

بنا رہی تھی یا کوشش کر رہی تھی ------- اذلان نے ایک نظر کچن کو دیکھتے طنز کیا---------

وہ ----- مجھے نہیں اتا------ پری دھیرے سے مڑتی بولی۔

اذلان تو اس کے چہرے کے نقوش میں مبہوت سا کھو گیا------- سرخ و سپید چہرے پر جگہ جگہ اٹا لگا ہوا تھا چند اوارہ لٹیں اس کے چہرے کو بغیر کسی حق

کے چھو رہی تھی ------- چھوٹی سی ناک جو سردی کی وجہ سے لال ہو رہی تھی ------ سرخ گلابی ہونٹ جن کو اس وقت وہ چبا رہی تھی ------- نیلی انکھوں میں کاجل کا سا پہرا اذلان کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

اذلان چلتا ہوا بلکل اس کے قریب جا کھڑا ہوا------ ہاتھ بڑھہ کر چہرے پر لگا اٹا صاف کیا----------

کیا کر رھی تھی فیری------ اذلان نے بال کان کے پیچھے کرتے پوچھا----------

پری تو منہ کھولے اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ میں کھوئی ہوئی تھی

منہ بند کرو مکھی چلی جائے گی ------ اذلان نے ہستے ہوے ہاتھ بھڑا کر منہ بند کرتے کہا

وہ ----- مممم ---- مجھے بھوک لگی تھی اور مجھے ناشتہ بنانا نہیں اتا ------- پری اذلان کی نظروں سے خائف ہوتے بولی----------

وہاں جاکر بیٹھو------ اذلان۔نے کرسی کی جانب اشارہ کیا---------- تو پری چپ چاپ وہاں جاکر بیٹھ گی---------- اذلان نے املیٹ بنایا------- ساتھ ٹوسٹ گرم کئے اور ڈش میں سجا کر پری کے سامنے

رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔پری نے ایک نظر اذلان کو دیکھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھا پھر خود بھی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

ناشتے کے بعد اذلان کسی کام سے گھر سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پری گھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ تھک ہار کر وہ نماز پڑنے کے بعد سونے کے لیے لیٹ گی اور جلد ہی نیند کی وادی میں اترا گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان شام کو دیر سے گھر ایا ۔۔۔۔۔۔ کمرے میں ایا تو کمرے میں نیم تاریکی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا تو کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔۔۔۔۔ سامنے ہی وہ کمفرٹ میں گھسی خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ بال اس وقت چہرے کو ڈھاپے ہوے تھے ۔۔۔۔۔۔۔ ایک ہاتھ تکیہ پر رکھے جبکہ دوسرا پیٹ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ سوئی ہوئی اس وقت وہ سلیپنگ بیوٹی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان ایک نظر اس کو دیکھتا الماری سے کپڑے لے کر واشروم میں چلا

گیا۔۔۔۔۔۔شاور لے کر نکلا بال بناکر بیڈ پر جاکر لیٹ گیا..... ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب اس کو اپنے اوپر کچھ بھاری سا محسوس ہواتو جھٹکے سے انکھیں کھولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے اوپر دیکھا تو پری اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان تو ہکا بکا سا اس کو دیکھ رہا تھا جو بڑے مزے سے اس کو تکیہ سمجھ کر سو رہی تھی منہ بالوں سے چھپا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے ہاتھ بڑھ کر چہرے سے بال ہٹاے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری لیٹل فیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اذلان نے کہتے پری کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دے ۔۔۔۔۔۔۔ اور مسکراتے اس۔کے گرد ابنا احصار قائم کردیا۔۔۔۔۔۔

صبح اذلان کی انکھ کھولی تو سامنے نظر پڑی جہاں پری کھڑی اپنے گیلے بال سوکھا رہی تھی---- اذلان۔چلتا ہوا پری کے پیچھے جاکھڑا ہوا اور اپنے احصار میں لے لیا---------

گڈمانگ فیری---------- اذلان نے منہ اس کی گردن میں چھپاتے سرگوشی کی-----

یہ------- یہ --------- اپ کیا کر رہے ہیں ------ پری کی اذلان کی اس حرکت سے جان ہوا ہونے لگی------ پری تو پہلے ہی اذلان کے کل والے رویہ سے پریشان تھی-----

پیار--- اذلان نے گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتے کہا-----

ککک-------- کیوں---------- پری نا سمجھی سے پوچھا----

ہمم کیونکہ اپ بہت پیاری ہو --------- اذلان نے بالوں سے منہ نکالتے کہا-------- ----

سچی -------- میں سب کو پیاری لگونگی تو سب مجھے پیار کرے گے---------- پری نے چہکتے کہا----------

سب نہیں صرف میں ---------- اذلان نے ہاتھ پکڑتے اپنی طرف کھیچتے کہا--------

کیوں ---------- پری منہ بناتی بولی----

کیونکہ میں اپ کا شوہر ہوں اور اپ میری چھوٹی سے مسسز اور صرف شوہر ہی ایسے پیار کرسکتے کہا-------- اذلان نے پیار سے پری کے بال کان کے پیچھے کرتے کہا--

پر اپنے مجھے کتنا برا ڈانٹا تھا جب میں اپ کے کمرے میں ائی تھی ------ اور اپنے اس دن بھی ڈانٹا تھا ہے نہ ----- پری منہ نیچے کرتی بولی---------- .

تو اپنے بھی میرا کتنا مہنگا پرفیوم توڑا تھا------ اور میرے کتنے اہم ڈاکیومینٹس تھے پتہ ہیں اپ کو ------- اذلان نے بھی گھیرتے کہا--------

تو وہ تو اپنے ڈرا دیا تھا نہ ----------

چلو چھوڑو یار ہم اب پچھلی باتیں بھولا کر فرینڈ شپ کرتے ------ اذلان نے اپنا ہاتھ اگے کرتے کہا----------

اپ مجھ پر دوبارہ غصہ نہیں کرے گے نہ --------- پری نی منہ بانتے کہا----------

نہیں کبھی نہیں کرونگا---------- اذلان نے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا----------

نہیں پہلے پرومس ------- پھر بنوگی اپ کی فرینڈ---------- پری ہاتھ اگے بڑھتے بولی ----

ہاہاہاہا -------- میری انوسینٹ اینجل وعدہ --------- اذلان نے اس کے چھوٹے نرم سے ہاتھ کو اپنے بھاری ہاتھ میں لیتے کہا----------

جس پر پری کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گی ------ اذلان نے کھنچ کر اپنے سینہ سے لگا لیا---------

مجھے بھوک لگی ہیں اذلان --------- پری اس کے سینے چھپی ممنائی-------

اتنے پیار سے نام لوگی تو میں۔کیسے چھوڑنگا -------- اذلان نے گھیرا تنگ کرتے کہا-------

پلیز نہ -------- پری نے منہ اوپر اٹھتے کہا-----

اذلان۔کو اس وقت پری پر اتنا پیار ایا کے جھک کر اس کے سرخ لبوں کو اپنے پیاسے لبوں سے چھو لیا----------

جاو نیچے میں فریش ھوکر اتا ہوں ..... اذلان نے پری کے چہرے کو دیکھتے کہا جو شرم کی وجہ سے نیچے منہ کے اپنے لب کاٹ رہی تھی---------

ہمہم ---------- پری کہہ کر نیچے چلی گی ---------- پیچھے اذلان بھی فریش ہونے چلا گیا------

دن یونہی گزرتے جا رہے تھے کب وہ چھوٹی سی لڑکی نے اپنی معصوم باتوں اور حرکتوں سے اذلان کا دل جیت لیا پتہ ہی مہیں چلا---------- وہ معصوم سی لڑکی اب اس مغرور انسان کی جان بن گی تھی----------

♡♡♡♡♡♡♡♡

اج صبح ہی سے موسم کافی خراب تھا --------- سردیوں کا مہینہ تھا اور بارش کا بھی امکان تھا---------- نیوز میں بھی تیز موسلاھ دار بارش کا بتایا جا رہا تھا۔

اذلان اس وقت میٹنگ حال میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ میٹنگ سے فارغ ہوکر اپنے روم ارام کرنے کی غرض سے چلا ایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روم میں اکر کوٹ سیٹ کی پشت پر ڈال دیا۔۔۔۔۔۔۔ استینوں کو کہینوں تک فولڈ کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور فائل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کو اج کافی دیر ہوگی تھی بارش کافی ٹائم پہلے ہی شروع ہوگی تھی ۔۔۔۔۔۔

سر 10:00 بج گے ہیں اج کافی دیر ہوگی ہیں اپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کے سیکرٹری نے اندار اکر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکاتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی سر بارش بھی بہت تیز ہو رہی ہیں تو اپ چلے جائے اب۔۔۔۔۔۔۔)رابرٹ(اذلان کے سیکرٹری نے مشورہ دیتے کہا۔

ہمم ٹھیک ہیں تم یہ سب دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے والیٹ اور گاڑی کی چابی اٹھتے کہا۔۔۔۔۔۔ اور افس سے نکل گیا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اذلان گھر پہنچا تو پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

بوا۔۔۔۔ اذلان نے بوا کو اواز دی پر کوئی جواب نہیں ایا۔۔۔۔

فیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان نے سڑھیاں چڑھتے پری کو اواز دی۔۔۔۔۔۔ کمرے کا داروازہ کھول کر اندار گیا وہاں بھی چار سو اندھیرا تھا۔۔۔۔ اذلان نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا پر لائٹ نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

فیری میری جان اپ ہو یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان چلتا چلتا بیڈ کے پاس ایا۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان--- پری بیڈ کے پیچھے سے نکل کر اذلان کے گلے لگ گی۔

فیری کیا ہوا------ اذلان اس کے انسو سے پریشان ہوتے بولا-------

اپ---- ا------ مجھے کیوں چھوڑ کر گے -------- مم----- مجھے ------ ڈڈر----- لگاتا ہے اندھیرے سے-----پری ہچکیوں سے روتے کہہ رہی تھی------

سوری میری جان اج لیٹ ہوگیا کام زیادہ تھا -------- اذلان نے بالوں پر بوسہ دیتے کہا----------

نن------- نہیں ------- میں اب اپ سے بات نہیں کرونگی اپ بہت گندے ہیں دادا جان کو بتاونگی اپ مجھے اکیلے چھوڑ کر گے تھے-------- پری اذلان سے دور بولی----------

سوری نہ میری خرگوشنی--------- اذلان نے دوبارہ اپنے احصار میں لیتے کہا--------

نہیں میں اپ سے کٹی ہوں------- پری اپنے سیدھے ہاتھ کی لیٹل فنگر دیکھتی بولی---------

ہاہاہاہا------- میری جان اپ بہت معصوم ہو------- اذلان نے پری کی انکھوں کو چومتے کہا-----

اپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گے نہ اب------- پری نے دوبارہ اذلان کے سینہ پر سر رکھتے کہا----

نہیں جا رہا ------- اذلان نے بیڈ پر لیٹتے کہا------ ایسے کے پری اب اذلان کے اوپر تھی اور اذلان نے بیڈ کراون کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی---

یار بس کرو میری ساری شرٹ خراب کردی ------- اذلان نے تنگ کرتے کہا---------.

اذلان اپ بہت گندے بچے ہیں -------- پری سینے پر مکا مارتے کہا

جی میں بہت گندا بچہ ہوں ------- اذلان نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

میری جان۔اپ بوا کے پاس چلی جاتی یا انھیں بولا لیتی------- اذلان نے اس کے بال سہلاتے کہا-----

وہ گھر نہیں تھی اذلان میں نے بہت ڈھونڈا تھا---------- پری نے اذلان کے سینہ سے منہ اٹھاتے کہا----------

اچھا کہاں جا سکتی وہ بتا کر نہیں گی مجھے -------- اذلان نے واپس پری کا سر اپنے سینہ پر رکھتے کہا--------

اپ سو جاو ---------- اذلان نے پری کو سیدھا لیٹتے کہا اور خود اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا----------

♡♡♡♡♡♡♡

صبح پری اٹھی تو اذلان نہیں تھا۔ ---------- تیار ہوکر نیچے کچن میں ائی---------- تو بوا سامنے کھڑی برتن دھو رہی تھی۔ ---------

بوا اپ کہاں گی تھی کل اپ کو۔ پتہ ہیں میں کتنا ڈر گی تھی ------- پری سلپ پر بیٹھتی بولی۔ ---------

بیٹا میرا بیٹا سڑھیوں سے گر گیا تھا------ میں ائی تھی اپ کے پاس پر اپ سو رہی تھی ------- بوا نے پری کو جوس دیتے بتایا--

اوو اچھا اب ٹھیک ہے وہ ------- پری بریڈ کھاتی بولی---

جی بیٹے اب ٹھیک ہے شکر الحمد اللہ ------

بوا پیسے چاہیے تو مجھے بتا دے میں اذلان سے بول دونگی ---------- پری نے جوس کا سیپ لیتے کہا

نہیں بیٹا چاہیے ہونگے تو میں بتاونگی

پری ناشتے سے فارغ ہوکر کمرے میں اگی تھی..... نماز وقت ہوا تو وضو کر کے نماز پڑھنے دوسرے کمرے میں چلی گی-----

نماز والے کمرے سے نماز پڑھ کر کمرے میں ائی تو سامنے ہی اذلان صوفہ پر بیٹھ کال پر کسی سے بات کر رہا تھا--------- پری کو دیکھ کر مسکرا تو پری چلتے ہوئے اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی ------- اذلان نے ہاتھ سے پکڑے کر اپنی گود میں بیٹھ لیا--------- اذلان ابھی بھی بات کر رہا تھا جبکہ پری اس کو ہی دیکھ رہی تھی چہرے کے گرد سفید ڈوپٹے بندھا ہوا تھا ------ اذلان نے اگے بڑھ کر ماتھے کو عقیدت سے چوم لیا جس پر پری کھولے دل سے مسکرائی----------

اذلان نے تھوڑی دیر بعد فون بند کیا اور پورا پری کی طرف ہوا جو مسکرا کر دیکھ رہی تھی ---

ناشتہ کیا تھا---------- اذلان پری کا ڈوپٹا کھولتے بولا----------

جی بوا نے بنا کر دیا تھا--------

اگی بوا میں پوچھتا ہوں ابھی ان سے کہاں گی تھی میریٔ معصوم پری کو اکیلا چھوڑ کر ---------- اذلان نے مصنوئی غصہ کرتے کہا----

نہیں نہ چھوڑے اذی ان کے بیٹے کو چوٹ لگ گی تھی نہ اس لے چلی گی تھی وہ --------- پری نے کھڑا ہونے سے روکتے کہا----------

کیا کہاں -------- اذلان نے حیرن ہوتے کہا------

چوٹ لگ گی تھی --------

نہیں اس سے پہلے----------

اذی ---------- پری نے منہ نیچا کرتے کہا

ہائے میری لٹل فیری اتنے پیار۔سے اگر نام لوں گی تو اپ۔کے لیے مشکل ہوجائے گی--------- اذلان پری کی انکھوں کو چومتے بولا-------

پری نے اوپر ہوکر اذلان کی گال پر اپنے لب رکھ دے ----------

اذلان نے کھینچ کر اور اپنے نزدیک کر لیا اور اس کے کھولے بالوں میں چھپا لیا----------

اذلان ---------- کافی دیر گزر گی مگر اذلان پیچھے نہیں ہٹا تو پری نے ہمت کرکے اواز دی-----

ہمم --------- اذلان نے بغیر پیچھے ہٹے جواب دیا---

مجھے نہ احمد بھائی یاد ارہے ہیں..... تو اپ مجھے لے چلے ان۔سے ملوانے پلیز---------.

یار رومینس کے ٹائم تمہیں وہ میرا سالا یاد ارہا ہے ---------- اذلان بدمزہ ہوتے بولا----------

اپ نے اتنی گندی گالی دی---------- پری اس کی گود سے اٹھتی بولی-------

نہیں یار گالی تھوڑی دی ہے ---------- اذلان نے دوبارہ اپنے احصار میں لیتے کہا----------

نہیں اذی اپ نے دی اور اب میں اپ سے بات نہیں کرونگی---------- پری نے خفگی سے منہ دوسری طرف کر لیا--------

اچھا میں نے تو سوچا تھا کل دادا جان کی طرف چلے گے مگر اپ ناراض ہو تو کسی اور کو ہی لے جانا پڑھے گا۔ ساتھ ۔۔۔۔۔اذلان۔نے تھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر سوچنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

سچی اذلان ہم جائے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری نے چہکتے کہا

نہیں پر ابھی تو کوئی ناراض تھا مجھے سے ۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے تنگ کرتے کہا

ہائے اللہ کون ناراض تھا اپ سے مجھے بتائے زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری اذلان کا منہ اپنی طرف کرتی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کون تھی خوبصورت سی لڑکی ---------- اذلان نے ہاتھ کے انگھوٹے سے پری کے گال سہلاتے کہا

ہمم خوبصورت تو میں بھی ہوں اذی---------- پری نے معصومیت سے انکھیں پٹٹاتے کہا----------

پری کی بات پر اذلان کو بے انتہا پیار ایا کے اس کے نرم ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لے لیا-----

تھوڑی دیر بعد پیچھے ہٹا تو پری تیز تیز سانس لینے لگی ------- اذلان سینے سے لگا کر پیٹھ سہلانے لگا----------

اپ بہت گندے بچے ہیں اذی------- پری اس سے دور ہوتے بولی---------

جی میں بہت بگڑا ہوا بھی ہوں------- اذلان نے ہنستے ہوے کہا--------

ہم جائے گے نہ اذی بتاے نہ-------- پری نے سانس درست کرتے دوبارہ اپنی بات دوہرائی---------

جی میری جان جائے گے ---------- اذلان نے پری کے نیچلے ہونٹ کو انگھوٹے سے سہلاتے کہا---

ہم بہت دن روکے گے نہ--------

جتنے دن میری فیری چاہے اتنے دن ---------- اذلان کہتا اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا--------- اور جابجا اپنا لمس چھوڑنے لگا----------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح کا وقت تھا اذلان اس وقت لاونج میں موجود تھا ---------- بلو جینز کے ساتھ بلیک ھینیک پہنی ہوئی تھی ساتھ بلو ہی کوٹ تھا------ بالوں کو اچھی طرح سے جیل کے ساتھ سیٹ کہا ہوا تھا ------ معمول کے مطابق دایاں ہاتھ میں رولیکس گھڑی پہنے وہ پوری طرح سے تیار تھا ------- صوفہ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ کب سے پری کا انتظار کر رہا تھا----------

فیری اب اجاو بھی ---------- اذلان نے دوبارو اواز دی جو وہ مسلسل ادھے گھنٹے سے دے رہا ہیں

بس اگی دومنٹ اذلان ---------- پری نے بھی وہ ہی کہا جو وہ ادھے گھنٹے سے کہہ رہی تھی

یار کب سے ویٹ کر رہا ہوں اور تمہاری تیاری نہیں خاتم ہورہی-------- ہم کسی کی شادی میں تھوڑی جارہے ہیں---------- اذلان نے چڑتے کہا اب تو واقعی حد ہوگی تھی---------

اگی ہوں اپ بھی نہ ---------- پری سڑھیاں اترتے بولی----------

اذلان تو اس کو دیکھ کر مبہوت سا ہوکر اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا----------

اب بتائے کیسی لگ رہی ہوں--------- پری اذلان کے سامنے اتی بولی----------

اذلان تو اس کے اس روپ میں کھو سا گیا تھا----لیمن کلر کا ٹخنوں سے اونچا فراک جس پر خوبصورت کھلتے گلاب بنے ہوئے تھے --------- ساتھ وائٹ جینز تھی جو کے مشکل سے ہی دیکھی دے رہی تھی -------- لمبے بالوں کو ازاد چھوڑا ہوا تھا ------ چہرہ ہر عارضی چیز سے پاک تھا---------- وہ اس سادھے سے حلیے میں بھی کمال کی لگ رہی تھی----------

اذی بتائے بھی---------- پری نے اذلان۔کے اگے چٹکی بجائی----------

ہہہ ------- ہاں --------- اذلان۔نے ہوش میں اتے کہا---

بتائے کیسی لگ رہی ہوں--------- پری فراک ہاتھوں میں پکڑتی گول گول گھومتی دیکھنے لگی

ہمہم ---------- بہت پیاری-------- اذلان نے ایک نظر اس کے حسین سراپہ پہ ڈالتے کہا----------

سچی ---------پری نے ائبرو اچکاتے کہا----------

یس مائے لو---------- اذلان نے اس کو اپنے احصار میں لیتے کہا----------

چلے اب دیر نہیں ہورھی --------- پری اس سے دور ہوتے بولی----------

چلے مسسز اذلان -------- اذلان۔نے اپنی چوزی ہتھیلی اگے کرتے کہا----------

یس مسٹر اذلان لیٹس گو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیتی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔ اور دونوں باہر کی جانب بڑھ گے۔۔۔۔۔۔۔

اذلانننننن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انھیں کافی دیر ہوگی تھی سفر کرتے کیونکہ وہ لوگ دوسرے شہر میں مقیم۔تھے۔۔۔۔۔۔۔ اذلان۔جب سے فون میں مصروف تھا اور پری جب سے بور ہو رہی تھی اخر کو پری کی جھنجلاتی اواز ائی۔۔۔۔

یس فیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے فون میں مصروف ہی جواب دیا

اپ ------ اپ یہ بند کرے ---------- پری نے موبائل کی طرف انگلی کرتے کہا

لو کردیا بند اور کچھ---------- اذلان نے موبائل جیب میں رکھتے کہا---------

اب بتائے کب ایے گا گھر--------- پری پوری اذلان کی طرف مڑتی بولی

کیوں میری جان بور ہورہی ہیں-------- اذلان نے پری کا ہاتھ پکڑتے اپنے قریب کیا جو اس کے سینہ سے الگی----------

جی اور مجھے نیند بھی ارہی ہیں-------- پری بچوں والا منہ بناتی بولی

اچھا تو سو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اذلان نے پری کے بال پیچھے کرتے کہا جو ہوا سے اڑ کر منہ پر ارہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے سوؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں گر گی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے سوؤے نہیں گرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے اپنے احصار میں لیتے کہا اور اس کا سر اپنے سینہ پر رکھ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری سر اٹھ کر اذلان کو دیکھتے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی جان اذلان پکا---------- اذلان نے بالوں پر بوسہ دیتے کہا----------

اذلان ---------- پری اس کے سینہ میں چھپی ممنائی----------

ہمم بولو میری جان -------- . اذلان نے محبت سے چور لہجے میں کہا--------

اپ بہت اچھے ہیں---------- اپ کو پتہ ہیں ماما بابا کے بعد میں اپ سے پیار کرتی ہوں اپ مجھے کبھی بھی واپس نہیں بھیجے گے نہ------پری اس کے کی انکھوں میں دیکھتی بولی----------

کوئی سانس کے بغیر زندہ رہے سکتا ہیں------- اذلان پری کی انکھوں کو چومتا بولا----------اپ ہی تو میری بےرنگ زندگی میں خوشیاں لائی ہیں.....اپ کو کیسے خود سے دور کرسکتا ہوں------ اذلان بولتااس کو مزیدخود میں بھینچ گیا----- پری بھی اس کی پناہوں میں خود کو محفوظ سمجھتی انکھیں میچ گی----------

♡♡♡♡♡♡♡♡

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

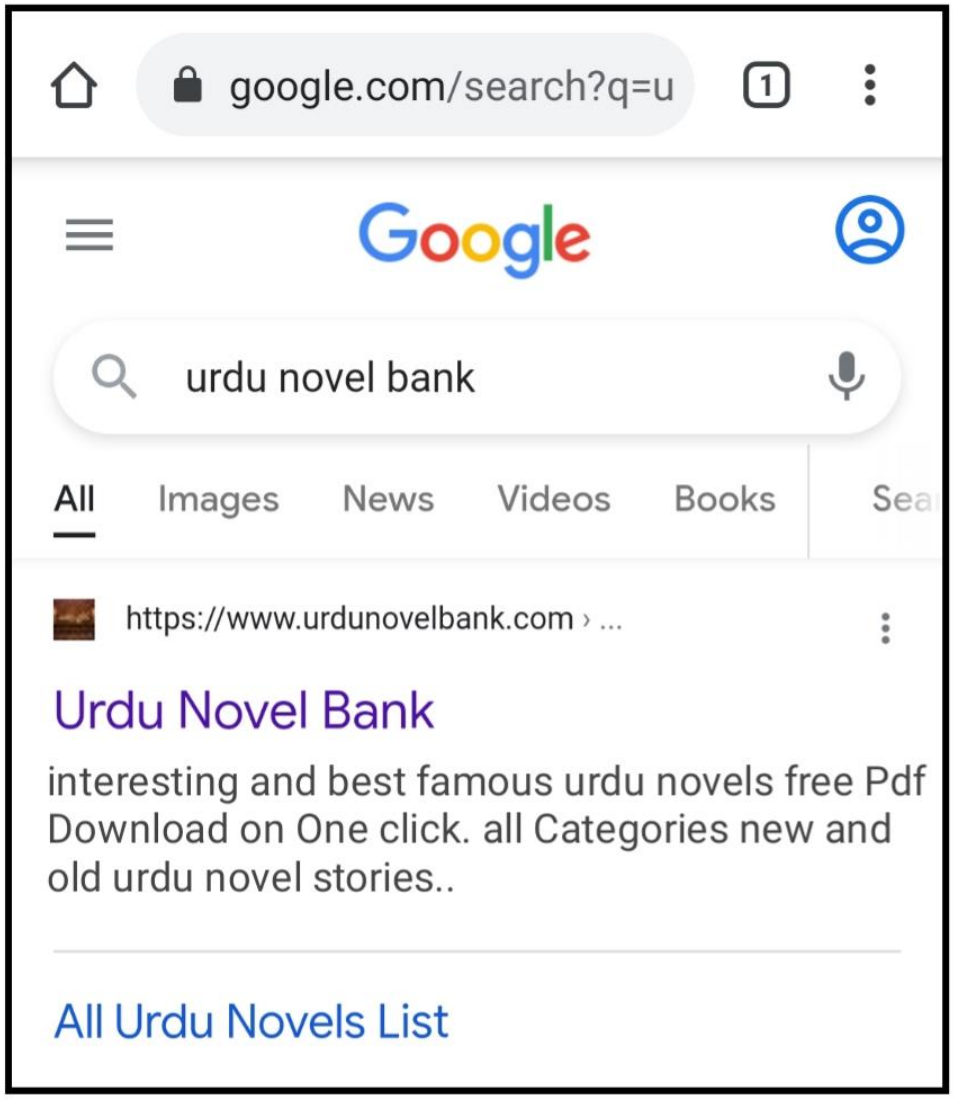

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

فیری ویک اپ ہم اگیے ہیں گھر ---------- اذلان نے پری کا گال تھپتپتے کہا جو کے بڑے مزے سے سو رہی تھی ----------

ہمہم کیا ہیں اذی کیوں اٹھا رہے ہیں---------- پری نیند سے بوجھل انکھیں کھولتی بولی----------

گھر اگیا ہے بے بی اٹھو ---------- اذلان نے پری کے بال درست کیے جو سونے کی وجہ سے خراب ہوگے تھے ----------

سچی ---------- . پری انکھیں مسلتی بولی----------

ہنہم چلو نکلو باہر--------- اذلان دروازہ کھولتے باہر نکلا پیچھے ہی پری نکلی اور اندار کی جانب بڑھ گے----------

دادا جان----------

احسان صاحب لاونج میں موجود اخبار پڑھنے میں مصروف تھے جب پری کی چہکتی اواز سے سر اٹھا کر دیکھا---------

اوو میری بیٹی ---------- احسان صاحب صوفہ سے کھڑے ہوتے بولے---------- پری بھاگتے ہوئے ان کے سینہ سے جا لگی---------

کیسی ہیں میری بیٹی ----------

میں ٹھیک ہوں اپ کو پتہ ہیں میں نے اپ کو کتنا مس کیا----------
پری تھوڑا دور ہوتے بولی------

ہم نے بھی یاد کیا اپنی بیٹی کو احمد تو روز فون پر پوچھتا ہیں----------
احسان نے مسکراتے کہا---

بہو سے ہی ملتے رہیں گے یہ مجھے سے بھی ملے گے---------- اذلان قدم
قدم چلتا پری کے برابر میں جا کھڑا ہوا

میرے شیر تم تو میری انکھوں کا نور ہو۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب اذلان کو گلے لگاتے بولے۔۔۔۔۔۔۔

کہاں ہیں گھر والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے اطراف میں سرسرای سی نگاہ دوڑتے پوچھا

مال گی ہیں شادی کی شاپنگ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ او بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب نے صوفے کی جانب اشارہ کرتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان احسان صاحب کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔جبکہ پری احسان صاحب کے پہلو میں بیٹھ گی۔۔۔۔۔۔

اذلان خیال رکھتا ہیں میری بیٹی کا------- احسان صاحب نے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتے پوچھا-------

جی دادا جان رکھتے ہیں اپ کو پتہ ہیں روز میرے کہنے پر افس سے جلدی اتے ہیں اور میرے ساتھ کھیلتے بھی ہیں-------- اور میرے لیے چاکلیٹ بھے لاتے ہیں -------پری جوش سے بتا رہی تھی جبکہ اذلان دادا جان کی مسکراتی نظروں سے خائف ہو رہا تھا----------

اپ کو پتہ ہیں اذی مجھے پیار بھی -------- ابھی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب اذلان نے ٹوکا------

انف پری۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے بیچ میں روکتے کہا اس کا کیا بھروسہ سب ہی کھول کر رکھ دیتی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا اذی مجھے بتانے تو دے دادو کو ۔۔۔۔۔۔۔ پری بات کا اثر لیے بغیر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی میری بیٹی تھک گی ہوگی تو پہلے ریسٹ کرے باقی باتیں بعد میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔احسان صاحب نے مسکراہٹ چھپتے کہا

ٹھیک ہیں دادا جان کھانے پر ملاقات ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ اذلان فورا کھڑا ہوتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت معصوم ہیں میری بچی زمانے کی گندی نظروں سے بچانا جہاں تک ممکن ہوسکے۔۔۔۔۔۔۔۔ اجسان صاحب نے اذلان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی اپ بے فکر رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور شکریہ اس نمونہ کو میری زندگی میں لانے کے لیے۔۔۔۔۔۔اذلان نے مسکراتے کہا اور احسان۔صاحب کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان مجھے باتیں کرنی دی اب خود کررہیں ۔۔۔۔۔۔۔ پری خفا ہوتے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاو برخودار ورنہ تمہاری چھوٹی بیوی ناراض ہو جاے گی-------- احسان صاحب نے شانے پر تھپکی دے کر کہا---------

چلے جناب--------- اذلان۔پری کا ہاتھ تھمے اوپر کی جانب بڑھ گیا---------

♡♡♡♡♡♡♡♡

کمرے میں اکر اذلان فریش ہونے چلا گیا-------- پری پورا کمرے کی ایک ایک چیز چھو کر دیکھنے لگی-----وہ کمرہ بہت نفیس چیزوں سے سجایا گیا تھا---------- ہر طرف مہنگے شوپیس رکھے ہوئے تھے---------- اذلان

فریش ہوکر نکلا سامنے نظر گی جہاں پری ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنی چین کا ہک کھولنے کی کوشش کر رہی تھی اذلان کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ اگی اور قدم قدم اٹھاتا بالکل پری کے پیچھے جا کھڑاہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمہم کیا ہوا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے بہکتے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری جو نیچے منہ کے اپنی چین کھولنے میں لگی تھی اذلان کی اواز سے چونک کر شیشہ میں دیکھا جہاں وہ جان نثار نظروں کے احصار میں لے اس کو ہی دیکھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ یہ نہیں کھول رہا اذی۔۔۔۔۔۔۔۔ پری نے ہک دیکھتے کہا

اذلاننے پری کی گردن۔سے بال ہٹے اور ہک کھولنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لو ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان اپنے بے لگام ہوتے جذباتوں کو روکتا پیچھے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوو شکریہ میرے ہینڈشم ہشبینڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری اذلان نے گال کھینچتے بولی اور چھپک سے واشروم میں گھس گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے اذلان ہنستا ہوا بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پری جب فریش ہوکر نکلی سامنے نظر اٹھا کر دیکھا تو اذلان سو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ یہ سو بھی گے ---------- پری بالوں میں برش پھیرتی بیڈ کی طرف بڑھ گی----------

اذلان ---------- پری بیڈ پر اذلان کے قریب لیٹتے بولی---------- کہنی اذلان کے سینہ پر رکھ کر اونچا ہوکر اذلان کے چہرے کو دیکھنے لگی---------- اللہ اللہ اپ سوتے ہوئے کتنے کیوٹ لگتے ہیں--------- پری اذلان کے ماتھے پر ائے بال پیچھے کرتے بولی---------- اور جھک کر اذلان کے ماتھے پر اپنے نازک لب رکھ دے---------- اذی اپ کی پالکیں تو بلکل میری جیسی ہے لمبی اور موڑی ہوئی---------- کہتے اپنے لبوں سے اس کے پالکیں چھو لی---------- اذی اپ کے گال بھی میری طرح ہیں سوفٹ سوفٹ---------- پری اذلان۔کے گال کھیچتے بولی----------

ہمہم میری فیری میری کم اور اپنی تعریف زیادہ کر رہی ہیں---------- اذلان کب سے انکھیں بند کیۓ اپنی فیری کی باتیں اور حرکتیں نوٹ کر رہا تھا----------

اذی اپ کے ہونٹ کالے کیوں رہے ہیں --------- اووو اپ سموکنگ کرتے ہیں نہ اس لیے -------- اب نہیں کرنے دونگی میں اپ کو ------ دیکھے میرے لیپس پنک ہیں اور اپ کے بروان یہ ایک جیسے نہیں ہیں--------- پری اذلان کے ۔ہونٹوں کو۔انگلی سی چھوتی بولی ---------- پری کی اتنی قربت سے اذلان کے جذبات جو اتنی دیر سے قابو کیۓ لیٹا تھا اب وہ بے لگام ہونے لگے تھے----------

اذلان نے جھٹ انکھیں کھول کر کروٹ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب سین کچھ یوں تھا کے اذلان اب پوری طرح پری کے اوپر تھا جبکہ پری ہونک سا منہ کھولے اس کے نیچے دبی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمم تو کیا کہہ رہی تھی اپ کے میرے لیپس کالے ہیں اور اپ کے پنک۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان اپنا چہرہ پری کے قریب کرتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کی گرم سانسے پری کا چہرہ جھلسا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔۔۔۔ اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دد۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھے لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپ سمو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سموکنگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تت۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو اپ کے ۔۔۔۔۔۔۔ بلیک

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ممم ۔۔۔۔۔۔ میں تو۔۔۔۔۔۔ نن۔۔۔۔۔۔۔ نہیں کرتی ۔۔۔۔۔۔۔ پری اذلان۔کی بے باک نظروں سے ٹوٹے لفظوں میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اپ کے پنک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان ہاتھ کے انگھوٹے سے اس کے خشک پڑتے لبوں کو سہلاتا گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کی اتنی قربت سے پری کی جان نکلنے کے درپہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ معصوم جان کہاں اس کی شداتیں برداشت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے تو نہیں لگ رھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی نہیں ہیں ---------- اپ جیلس ہو رہیں ہے نہ --------
پری مسکراتے بولی

ہمہم۔دیکھے تو سہی ---------- اذلان کہتا شدت سے اس لبوں کو قید کر گیا اور ہاتھ بڑھ کر واحد جلتا لیمپ بھی اوف کر گیا--------- اب اس کے بے لگام ہوئے جذباتوں کا قابو میں انہ مشکل تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح اذلان کی انکھ دروازے کے بجنے سے کھولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے ساتھ دیکھ تو پری اس کے سینہ پر سر رکھے پرسکون نیند سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کو رات کے واقعات یاد اتے لبوں پر ایک بھر پور مسکراہٹ اگی جھک کر پری کے ماتھے پر بوسہ دیتے ارام سے اس کا سر تکیہ پر رکھ کر خود داوزے کھولنے کھڑا ہوگیا۔۔۔۔۔

بولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دراوزہ کھولا تو سامنے ملازم کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑے صاحب ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ ملازم نے سرجھکا کر اداب سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹھیک ہیں ارہیں جاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہہ کر اذلان دروازہ بند کرتا واشروم کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کافی دیر بعد نہا کر نکلا بلیک جینز کے ساتھ ریڈ ٹی شرٹ پہنی تھی جس میں سے اس کے خوبصورت بازو نظر ارہے تھے بال ڈرائے کرکے خود پر پرفیوم چھڑکا اور ایک نظر خود کو ائینہ میں دیکھا اج اس

کے حسین چہرے پر روز کے مقابلے میں کافی فریش نظر ارہا تھا شاید پری کے قربت کا اثر تھاجو اج وہ بہت خوبصورت نظر ارہا تھا --- خود کوایک نظر دیکھتے بیڈ کی طرف رخ کیا جہاں اس کی چھوٹی سی کائنات خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی ----------

جان اذلان اٹھ بھی جائے---------- اذلان اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے بولا---------- پر پری ٹس سے مس نہیں ہوئی

فیری----------

میری میٹھی سی خرگوشنی---------- ہنوز خاموشی--------

جان جہاں---------- پر کوئی رسپونس نہیں

میری چھوٹی سی دنیا---------- اذلان اس کو پکارا بھی رہا تھا ساتھ اس کے بال بھی سہلا رہا تھا------ پر پری نے کوئی جواب نہیں دیا شاید اس کو مزہ ارہا تھا اذلان کے ایسے پکارنے سے --------

یار اب جاگ بھی جاو پوری رات سو کر نیند پوری نہیں ہوئی-------- اذلان کہتا اپنی مسکراہٹ دانتوں تلے چھپا گیا----------اذلان جنتا تھا کے وہ جگ رہی ہیں اس لیے اس کو اٹھنے کے لیے ایسا کہا

اللہ اللہ اذلان اپ کس قدر جھوٹے ہیں ------- اذلان کی بات پر پری پلک جھپکتے اٹھی اور اذلان کو گھورنے لگی----------

کیا جھوٹ کہا ہاں سوئی نہیں تھی کیا--------- اذلان کو اپنی ہنسی چھپانا مشکل ہورہی تھی پری کا کھولا منہ دیکھ کر----------

اپ نے سونے کب دیا تھا------- پری نے حیرت زدہ ہوکر کہا----------

اچھا میں نے کیوں سونے نہیں دیا------- اذلان پری کو اپنے احصار میں لیتا بولا---------

اپ--------- نے---------- وہ ---------- ------- پری سوچنے لگی---------

کیا میں نے وہ ------- اذلان اس کو اپنے احصار میں لیتا بولا

تنگ ------- ہاں اپ نے تنگ کیا تھا ------ پری نے کچھ سوچتے کہا

اچھا میں نے تنگ کیا تھا---------- پر وہ تو میرا پیار تھا ---------- اذلان کان۔میں سرگوشی کرتے بولا---------- جس سے اس کے لب پری کی کان کی لو کو چھو رہے تھے---------- پری کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گی----------

مجھے کیوں جگایا اپ نے -------- پری اس کو رات والے موڈ میں اتا دیکھ تھوڑا فاصلہ بناتے بولی----------

ناشتے کے لئے------- اذلان اس کو ابھی بھی اپنے احصار میں لیے ہوئے تھا---------

ہاں مجھے بھوک بھی لگی ہیں -------- پری بال سمیٹتے بولی--------

جاو فریش ہوکر او جب تک میں انتظار کرتا ہوں-------- اذلان اس کے لبوں کو ہلکا سا چھو کو پیچھے ہوتے بولا----------

پری بھی موقع غنیمت جانتی جلدی سے واشروم میں گھس گی--------- کے ایا یہ رات والے موڈ میں ہی نہ اجائے---- پیچھے اذلان بیڈ پر لیٹتے فون میں مصروف ہوگیا-------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سب لوگ نیچے ڈائنگ حال میں موجود ان کا ناشتے پر نتظار کررہے تھے جب وہ پری کا ہاتھ پکڑے اندار داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان۔نے سب کو مشترکہ سلام کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کی چچی)نائمہ (نے شانے پر ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے ہیں بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ منہا۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کی کزن گلے لگتی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو چھوٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان اسے اپنے احصار میں لیتا۔ بولا

او ایم جی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسٹر میر اذلان ..... اذلان انٹرپرائز کے اونراج ہمارے غریب خانے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسٹرینج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ذی العید)منہاسے بڑا جبکہ اذلان سے چھوٹا(۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کھڑے ہوتے مسکراتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کب خاتم ہوگی تمہاری یہ اوور ایکٹنگ بڑے ہوگے ہو اب سودھر جاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان گالے لگاتا بولا

اف بھائی اتے ہی سنجیدہ باتیں شروع۔۔۔۔ ابھی میری عمر تھوڑی ہیں اس سب کی ۔۔۔۔۔۔۔ ذی العید بے زار ہوتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نھیں ہوسکتا تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے کندھے پر پنچ مارتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے ہو اذلان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ منہال)منہا اور ذی العید کی بڑی بہن (۔۔۔۔۔۔۔نے منہ پر مسکراہٹ سجاتے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہی اذلی سنجیدگی منہ پر سجاتے کہا جو ہر دفعہ اس سے بات کرتے چہرے پر ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان کا جواب سن کر منہال کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوگی ۔۔۔۔۔۔۔ جو شاید کسی نے نوٹ نہیں کی

ارے بھی کوئی ہماری بیٹی سے بھی مل لے۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب نے پری کی طرف اشارہ کیا جو اذلان کا بازو پکڑے اس کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فیری کم ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے بازو سے پکڑا کر اپنے برابر کیا۔۔۔۔۔۔۔ جو مشکل سے اس کے کندھے تک اتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ پری زے ہیں دادا جان ۔۔۔۔۔۔۔۔ منہا نے حیران ہوتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمہم تمہاری بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب نے مسکراتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی چھوٹی بھابھی ---------- منہا نے ہنستے کہا------ جس سے پری کا سر جھک گیا-------- پر بہت کیوٹ ہیں -------- منہا کہتی پری کو گلے لگا گی ---------- اذلان۔کو بہت ناگوار گزرا تھا پری کے قریب ایسے کسی کا انا----------

ہماری بیٹی تو بہت پیاری ہیں -------- نائمہ بیگم نے پری کا ماتھا چومتے کہا ------- پری نے اپنی تعریف پر مسکراتے اذلان۔کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اس کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا تو شرما کر اپنی نظریں جھکا لی----------

ہیلو پری میں ذی العید اس گھر کا واحد ہینڈسم ---- ڈیشنگ------ اور پیارا لڑکا-------- ذی العید نے مسکراتے پری کے اگے اپنا ہاتھ کیا جسے پری نے

اپنے چھوٹے سے ہاتھ سے تھم لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے غصہ سے موٹھیاں بھینچ لی تھی اذلان کو پسند نہیں تھا کے اس کے علاوہ کوئی بھی پری کے نزدیک ائے یا اس کو چھوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی بھابھی بہت پیاری اور انوسینٹ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ منہا نے اذلان کے قریب جھکتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جسے اذلان کے ساتھ ساتھ پری کے علاوہ سب نے سن لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پری نے خفت سے لال ہوتے چہرے کو جھکا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اووو بھائی بھابھی بلش کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ منہا نے اذلان۔کو کہنی مارتے کہا

ہٹو یہاں سے تم۔کیا بچی کو تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔ نائمہ بیگم نے منہا کو جھڑکتے کہا اور پری کو اپنے ساتھ والی کرسی پر لے جا کر بیٹھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری کے برابر میں ھی اذلان بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ منہا منہال کے ساتھ بیٹھ گی جبکہ ذی العید یونیورسٹی کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

لانچ سے فارغ ہوکر وہ لوگ لاونج میں موجود تھے ۔ نائمہ بیگم سنگل صوفہ پر بیٹھتی تھی ۔۔۔۔۔۔ احسان۔صاحب بھی سنگل صوفے پر ان کے برابر میں بیٹھے تھے جبکہ پری اس وقت منہا کے ساتے بیٹھی باتوں میں مصروف تھی جب اذلان اس کے ساتھ اکر بیٹھ کر کندھے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔۔۔ پری نے اس کی حرکت پر

گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔ جس پر اذلان نے مسکراتے انکھ ونک کی ۔۔۔۔۔۔ اذلان کی حرکت پر پری کا مزید منہ کھول گیا کسے وہ سب کے سامنے اس طرح کے حرکتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اذلان ہنستے ہوئے احسان صاحب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیگم صاحبہ نور بی بی چپ نہیں ہورہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ ملازمہ نے اکر کہا جس کی گود میں ایک ڈیڑھ سال کی بچی بے تحاشہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کیوں منہال کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے گود سے بچی لیتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ منہال بی بی باہر گی کسی کام سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ملازمہ نے بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عجیب لاپرواہ انسان ہیں بچی کو ساتھ لے کر جاتی جہاں جانا تھا ---------

اذلان صوفہ پر بیٹھتا بولا

پتہ نہیں کہاں گی ہیں بتاکر نہیں گی یہ تو کسی سے چپ بھی نہیں ہوتی --------- نائمہ بیگم نے اذلان سے لیتے کہا

انٹی مجھے دے -------- پری نائمہ بیگم کو دیکھتے بولی جو اس کو چپ کرانے کی کوشش کررہا تھی----------

لو بیٹا اپ بھی ٹرائے کرلو----- نائمہ بیگم نے مسکراتے کہا اور پری کو بچی تھما دی

ہاے لٹل کیوٹی پیے۔۔۔۔۔۔۔۔ اپ رو کیوں رہیں ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ پری کو دیکھتے رونا بھول کر وہ اس سے باتیں کرنے لگ گی ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور سب نور کو حیران۔نظروں سے دیکھ رہے تھے دیکھ رہیں تھے کیسے پری کی گود میں اتی چپ ہوگی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اتنے میں ملازمہ فیڈر لائی جسے وہ پیپتے ہوے پری کی گود میں ہی سو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیتھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نائمہ بیگم نے نور کی گورنیس کو اواز دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یس میم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیتھی نے اکر کہا

نور کو کمرے میں لے جاو۔۔۔۔۔۔۔

انٹی میں اپنے کمرے میں لے جاو پلیجججججج----------- پری بلکل بچوں کی طرح کر رہی منہ بنا کر کہہ رہی تھی جس پر حال میں موجود سب کو ہنسی اگی--------

ٹھیک ہیں لے جاو اگر روے تو کیتھی کو دے دینا ---------- نائمہ بیگم نے اپنے کمرے کی طرف جاتے کہا----------

اوکے انٹی--------- اذلان اپ اٹھے نہ بے بی کو ------- پری نائمہ بیگم کو بولتی اذلان کی طرف متوجہ ہوئی----------

اوکے چلے جناب------ اذلان نور کو گود میں لیتا اوپر کی جانب چل دیا اس کے پیچھے ہی پری------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اذلان کمرے میں اکر نور کو بیڈ پر لیٹا کر خود واشروم میں چلا گیا جب باہر نکلا تو نور کے ساتھ پری لیٹی باتیں کر رہی تھی -------- اذلان بھی پڑی کے ساتھ کروٹ کے بل لیٹ گیا اور اس کی باتیں سنے لگا----------

اذی دیکھے اس کے ہاتھ کتنا چھوٹے اور پیارے بالکل میری طرح بس میرے تھوڑے بڑے ہیں------ پری نے اپنے ہاتھ اذلان۔کو دیکھتے بولی--------

جی میری جان -------- اذلان۔نے پری کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا لیا----------

اذی دیکھے اس کی چھوٹی سی نوس کتنی کیوٹ ہیں --------- پری اذلان کو دیکھتے بولی----------

جی میری جان بہت کیوٹ ۔ہیں مگر میری فیری سے کم------- یہ کہتا

اذلان پری کو۔اپنے احصار میں لے کر اس کی ناک چوم گیا---------

اتنے میں دروازہ کھلا ہوا اور منہال اندار داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان فورا پری کو چھوڑا کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ میں نور کو لینے ائی تھی ۔۔۔۔۔۔ منہال شرمندگی ہوتے بولی

ٹھیک ہیں لے جاو۔۔۔۔۔۔ ائندہ کسی کے کمرے میں او تو نوک کر کے انہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہی مخصوص سرد لہجا۔۔۔

منہال نور کو لے کر۔چلی گی اور اذلان نے اٹھ کر دروازہ لوک کر کے بیڈ پر اکر بیڈ کروان سے ٹیک لگاکر انکھیں بند کر لی اور پری اس کے سینہ پر سر رکھ کر اس کی شرٹ پر انگلیاں چلانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان ---------- پری نے تھوڑی دیر گزرنے کے بعد سر اٹھہ کر اس کو دیکھتے کہا---------

ہمہم ---------- اذلان نے ہنوز انکھیں بند ہی جواب دیا----------

ہم اسکریم کھانے چلے پلیز--------- پری نے ہاتھ اذلان کی گال پر رکھتے کہا----------

کیوں------- یار اس ٹائم اذلان انکھیں کھولتا بولا----------

پلیززززززززز اذلان -------

نہیں سردی لگ جائے گی ----------

ناول میں بھی جاتے ہیں شادی کے بعد ہم تو کہی گے بھی نہیں ---- نیولی میرڈ کپل تو جاتے ہیں نہ گھومنے ------- پری نے اداس ہوتے کہا

اذلان کو یاد ایا کے وہ تو اس کہی لے کر ہی نہیں گیا اس کی بھی تو خواہشے ہوگی نہ ------ جیسے ہر لڑکی کی ہوتی ہیں

اٹھو چلو پہلے ہم ڈنر کرے گے پھر الئسکریم کھائے گے ---- اب خوش ہیں میری فیری -------- اذلان نے پری کا ماتھا چومتے بولا----------

جی بہت تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔۔ پری کہتی اس کے گال چوم گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لو یو مائے لٹل فیری۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کہتا ایک دفعہ پھر اس کا ماتھا چوم گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کہاں گے ہیں لو برڈز۔۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت وہ لوگ لاونج میں بیٹھے لوڈو کھیل رہے تھے جب احمد نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔۔۔ وہ ان دونوں سے ملنے ایا تھا پر وہ لوگ گھر نہیں تھے بیچارہ تھک ہار کر معید کے ساتھ لوڈو کھیلنے لگا گیا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

لوجی اگئے لو برڈز------- ذی معید نے انٹرنیسن کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

------ جہاں سے اذلان اور پری ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے انہی کی طرف ارہے تھے----------

اوووو احمد بھائی----- پری نے وہی سے ہاتھ ہلایا اذلان کا ہاتھ چھوڑتی احمد کی جانب چلی گی------ اذلان کو پری کی یہ حرکت بہت ناگوار گزری تھی

کیسی ہیں میری چھوٹی پرنسس۔۔۔۔۔۔ احمد پری کو گلے لگاتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اپ کو پتہ ہیں میں نے کتنا مس کیا اپ کو۔۔۔۔۔۔۔ پری احمد سے دور ہوتے بولی۔۔۔۔

میں نے بھی مس کیا اپنی ڈول کو پر کام میں بزی تھا۔۔۔۔۔۔۔ احمد پری کے گال کھینچتے بولا۔۔۔۔

کیسے ہو بڈی۔۔۔۔۔ احمد اذلان سے گلے لگتا بولا۔۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک تم سناو۔۔۔۔۔۔ اذلان نے سنجیدہ ہوتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں-------

ائے احمد بھائی گیم کھیل یار--------- معید نے اواز لگائی--------

اپ لوگ کیا کھیل رہے ہیں------- پری احمد کو دیکھتے بولی-------

لوڈو کھیلے گی بھابھی----- معید نے پوچھا---------

ہاں مجھے بہت پسند ہیں۔ ------- پری نے خوش ہوتے بتایا۔ ------

چلو اؤ پھر ------ احمد اس لیتا اگے بڑھ گیا۔ ------ تم بھی او اذلان -----
احمد نے مڑتے کہا۔ ------

نہیں میں پہلے فریش ہولو۔ ---- اذلان کہتا اوپر کی طرف بڑھ گیا۔ -------

پیچھے احمد اور معید کا گیم اسٹرٹ ہوگیا۔ ------

اذلان کمرے میں اکر سیدھا بالکونی میں چلا ایا سگریٹ جلاتے اپنے لبوں سے لگا لی اور دھواں کی شکل میں اپنے اندار کا اضطراب کم کرنے لگا۔ ------ کافی دیر گزر گی اسے ایسے ہی ---------

نہیں ائی نہ وہ کیوں ایے گی اس کو تو اپنے ہم عمر جو مل گے ہیں میں کیوں یاد اونگا۔ ------ اذلان ابھی دل میں منفی باتیں سوچ ہی رہا تھا جب اس کو اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا پیچھے مڑا کر دیکھا تو سامنے ہی وہ انکھوں

میں غصہ لیے کھڑی تھی ------- پری کو دیکھا کر اذلان نے فورا سگریٹ پھینکی اور بوٹ سے مسل دی---

اذی------ میں------ نے منا کیا تھا نہ- ------ پری سینہ تر بازو باندھے اس ہی کو دیکھ رہی تھی -------

یار وہ میں تھوڑا ٹینس تھا اک لیے- ------ اذلان اس کو اپنی بانہوں میں لیتا بولا- -----

پرومسس کرے اب نہیں پیائے گے ------ پری اپنا ہاتھ سامنے کرتی بولی---------

وعدہ--------- اذلان نے اپنا ہاتھ رکھتے کہا------

اب چلے گیم اسٹرٹ کرے کب سے ویٹ کر رہے ہم------- پری اس کا بازو پکڑتے بولی-----

اپ نے ابھی نہیں کھیلا------ اذلان اس کی طرف دیکھتا بولا

نہیں ہم ٹیم بنا کر کھیلے گے اور میرے پٹنر تو اپ ہیں تو کیسے کھیلاتے۔ ------- پری مسکراتے بولا رہی تھی جب کے اذلان تو اس کو دیکھا رہا تھا کتنی غلط سوچ تھی اس کی------- اذلان نے جھک کر اس کے لب اپنی دسترس میں لے لیا----- تھوڑی دیر بعد پیچھے ہٹا تو پری اپنی سانس درست کرنے لگی------ اپ بہت گندے بچے ہیں اذی----- پری منہ پھلاتے بولی-----

جی پر جیسا بھی ہو اپکا ہوں۔۔۔۔۔۔ اذلان نے عقیدت سے ماتھا چومتے کہا

چلے نہ اب اذی۔ ۔۔۔۔۔ پری اذلان کو بازو سے پکڑا کر باہر لے گی اور لوڈو کھیلنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک طرف منہا اور معید تھی جبکہ دوسری جانب اذلان اور پری ۔۔۔۔۔۔ اور احمد ائمپیئر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا اذلان بھائی اپ کو میری گوٹ نظر ارہی ہیں پر بھابھی کی نہیں نظر ارہی ۔۔۔۔۔۔۔ معید جو کے کب سے برداشت کررہا تھا اذلان بس اس کی ہی گوٹ مار رہا تھا اخر میں تنگ اکر کہہ دیا۔۔۔۔۔۔۔

کیوں وہ کیوں مارے میری گوٹ میں ان کی بیوی ہوں وہ نہیں مارے گے ہیں نہ اذی ----- پری نے اذلان نے تصدیق چاہی--------

اذلان۔ تو چپ چاپ اس کے باتیں سن رہا تھا دھڑالے سے سب کے سامنے ایسی باتیں کر رہی تھی

اذی بتاے نہ۔ ----- پری اس کو چپ دیکھتا جھک کر کان میں بولء

جی بالکل ------ اذلان نے ہنستے ہوئے پری گرد احصار کیا-------- تو پری معید کو منہ چڑانے لگی

اللہ بھابھی ایک گوٹ کے لئے اپ کیسے لڑاکا عورتوں کی طرح لڑ رہی ہیں۔

------ معید کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا--------

اللہ اللہ کیسے مجھے عورت کہے رہے ہیں اذی دیکھے ابھی میری عمر ہی کیا ہیں

------ پری کا تو صدمہ سے بورا حال تھا---------

باقی سب انھیں بچوں کی طرح لڑتے دیکھے محظوظ ہو رہے تھے------

اپ------ اپ ہونگے سڑے ہوئے بندر------ پری نے سوچتے ہوئے کہا اور جلدی سے اذلان کی پہناوں میں چلی گی------ اذلان نے بھی ہستے ہویے اپنی بانہوں میں لے لیا

کیا------ کیا------ میں------ سڑا ہوا بندر------ معید کو اج پہلی بار کوئی اپنی ٹکر کی ملی تھی---------

جی بلکل ------ پری زبان چڑاتے بولی------

چلو چھوڑو گیم کھیلو------ اذلان نے لڑائی خاتم کرتے کہا------

اس کے بعد جو چیٹنگ کی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں احمد اذلان اور پری نے مل کر اس کا کوئی ثانئ نہیں------ اور بیچارے معید کا بورا حال تھا صدمہ سے کے اس چھوٹی سے لڑکی نے ذی معید کو ہرادیا ساتھ ساتھ اس کے سارے ساتھی بھی لے لیے------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح اذلان کی انکھ کھولی تو دیکھ پری اس کی گردن میں منہ چھپے سو رہی تھی ایک ہاتھ اس کے سینہ پر رکھ تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اذلان کے بالوں میں تھا------
اس کے اندر تک سکون پہنچا تھا کیونکہ اسے پری کی قربت میں سکون میسر ہوتا تھا جس کو وہ کئی سالوں سے ڈھونڈ رہا تھا------ اب تو وہ بغیر نیند کی گولیاں کھائے پرسکون نیند سوتا تھا پری کی بانہوں میں ----------

جان اذلان ------- اذلان ہاتھ سے چہرے پر ائے بال ہٹاتے بولا---------
پر پری شاید گہری نیند میں تھی۔

میری جان اٹھنا نہیں ہیں ------- اذلان پری کے لبوں کو سہلاتا بولا----------

ہمم پلیز سونے دے ------- پری اپنا ہاتھ نیند میں اس کے چہرے پر رکھتی بولی-------

میری شہزادی سب ویٹ کررہے ہونگے ناشتہ پر ----- اذلان اس کے ہاتھ میں اپنی انگلیاں پھساتے بولا- -------

میرے سر میں اور گلے میں درد ہو رہا ہیں رات سے -------- پری اس کی گردن سے منہ نکلتی نیند سے بھری انکھیں مشکل سے کھولتی بولی- ---------

میں نے کہا تھا میری جان ائسکریم نہیں کھاو۔ ------ اذلان اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولا

سوری ------- پری اس کی طرف دیکھتی بولی۔ ------ نیند سے بوجھل انکھیں ----- زکام کی وجہ سے ناک لال ہورہی تھی سرخ ہونٹ۔ ----- اذلان نے بہت مشکل سے روکا خود کو

اچھا اپ ریسٹ کرو پر مجھے جانے دو ------- اذلان نے خود سے اس کے بازو ہٹاتے کہا------

نہیں جائے مجھے اکیلے ڈر لگے گا ------- پری اس سے لپیٹتے بولی----------

پلیز میری جان بہت ضروری کام ہیں ------ اذلان۔اس کا گال چومتے بولا---------

ٹھیک ہیں جائے کٹی ------- پری اس سے دور ہوتے دوسری طرف کروٹ لے لی----------

اذلان کا بھی دل نہیں چارہا تھا اس کو ایسے چھوڑ کر جانے کا مگر کیا کرتا کام۔ضروری تھا----- اٹھتا واشروم میں چلا گیا------- تیار ہوکر نکلا ایک نظر اس کو دیکھا شاید ہو سو چکی تھی بیڈ کی جانب اکر جھک کر ماتھا چوم کر کمرے سے نکل گیا------- باہر ایا تو سب ناشتہ کر رہے تھے سلام کرتا خود بھی بیٹھ گیا----------

پری نہیں اٹھی ------ دادا جان نے چائے پیتے پوچھا--------

نہیں بابا اس کے سر میں درد ہو رہا تھا تو ابھی سو رہی ہیں -------- اذلان کپ میں چائے انڈیلتا بولا----------

اچھا---------- دادا جان نے سر ہلاتے کہا----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اذلان ناشتہ کرکے اپنے یہاں والے افس چلا گیا۔۔۔۔۔۔ یہاں کا افس احمد اور احسان صاحب چلاتے تھے پر کچھ اذلان کے کام تھے جو صرف اسی ہی نے کرنے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دوپہر ہوگی تھی اذلان کو پر کام اتنا تھا کے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔۔ ابھی بھی وہ ایک فائل دیکھ رہا تھا جب اس جیب میں موجود موبائل بجا اٹھے تو گھر سے تھا کال اٹھتے کان سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگے سے کچھ کہاں گیا جس سے جو ابھی تک پرسکوں چہرہ تھا اب اس پر شدید اضطرب تھا موبائل بند کرتا جلدی سے گاڑی کی چابی اٹھتا افس سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر اکر سیدھا کمرے میں ایا جہاں پہلے ہی سب موجود تھے بیڈ پر نظر گی جہاں وہ بیٹھی زارو قطار رو رہی تھی ---- منہا احمد سب کوشش کر رہے تھے پر وہ چپ نہیں ہورہی تھی --------

دیکھوں پرنسس اذلان اگیا اب چپ کرو------- احمد نے اذلان کی طرف دیکھتے کہا---- اس نے نظر اٹھا کر دیکھا جو رونے سے اس وقت لال ہورھی تھی ----- اذلان کے دل کو کچھ ہوا-----

اذی------- پری احمد سے ہاتھ چھڑواتی اذلان کے گلے لگ گی اور پھر سے رونہ شروع کردیا---

لپپ------ کیوں ----- گگ------ گے ----- مممم ------ مجھے چھوڑ کر ----- دد------ دیکھے ------ چچ------ چھت ------ مجھہ ------ پر ------ گگگ------ گر ------ جائے گی ------ مجھے بچا----- لے ----- اذی ------ پری اس کے سینہ میں چھپی ممنا رہی تھی--------

ششش --------- چپ میری جان کچھ نہیں ہوا میں اگیا ہوا------ اذلان پری کی بال سہلاتا اس کو پر سکوں کر رہا تھا--------

نہیں ----- وہ ----- چھت----- پری بات مکمل کرنے سے پہلے اذلان کی بانہوں میں جھول گی----

فیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری جان انکھیں کھولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان اس کے چہرہ تھپتھپاتے بول رہا تھا۔۔۔۔۔اذلان۔پری کو بانہوں میں بھرتا بیڈ پر لاکر لٹایا اور خود اس کے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد ڈاکٹر کو کال کی ۔۔۔۔۔ اذلان منہ اوپر کرتا احمد سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں جیزی کو کی ہیں ارہی ہیں بس۔۔۔۔۔۔۔ احمد نے کہا

اپ لوگ کہا تھا کتنا ریز بخار ہیں پری کو ۔۔۔۔۔۔ اذلان پری کے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا۔ ۔۔۔۔۔

اذلان تم نے کہا کہ پری کے سر میں درد ہیں ہم نے سوچا ارام کرلے مگر جب لانچ میں بھی باہر نہیں ائی تو منہا کھانا لے کر ائی مگر ائی تو پری رورہی تو اور تمہیں پکارا رہی تھی بس جبھی تمہیں کال کردی اب تمہارے سامنے ہیں۔ ---------

نائمہ بیگم نے پوری روادر سناتے کہا۔ -------

میری جان انکھیں کھولو تمہارا اذی اگیا ہیں سی۔ ----- اذلان پری کے گال تھپتپاتے بولا

ہائے ایوریوان------- ڈاکٹر اندر اتی بولی---------

کم جیزی چیک ہر------- اذلان بیڈ سے اٹھتا بولا

اوکے ---------وہ اگے ائی اور چیک کرنے لگی-------

ہم میں نے چیک کیا ہیں فیور تو کافی تیز میں میڈیسن دے رہی ہوں صبح تک اتر جائے گا----

مگر یہ بخار میں عجیب باتیں کر رہی تھی ----- احمد نے جیزی کی طرف دیکھتے کہا--------

ہاں کچھ لوگوں کو۔بخار دماغ پر ہوتا ہیں جس سے وہ ایسا بیہو کرتے ہیں اٹس نارمل ڈونٹ وری---------- جیزی نے پروفیشنل انداز میں کہا

نو نیڈ ٹو ایڈمٹ ان ہسپیٹال-------- اذلان پری کے پاس بیٹھتا بولا-------

نو بٹ اضھرویس۔۔۔۔۔۔ فیور تیز ہوگیا تو ایڈمٹ کرنا ضروری ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ جیزی اپنا سامان پیک کرتی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے تھینکس ڈئیر۔۔۔۔۔۔ اذلان ہاتھ اگے بڑھتا بولا

بائے داوے ۔۔۔۔۔ یہ کون ہیں لکی گالر جس کا خیال میر اذلان کر رہا ہیں۔۔۔۔۔۔۔ جیزی ہاتھ ملاتے بولی۔ ۔۔۔۔۔

سرئیسلی۔۔۔۔۔۔ جیزی یو ڈونٹ نو ۔۔۔۔۔۔۔ احمد مسکراتے بولا۔ ۔۔۔۔۔

یا ائی ڈونٹ۔۔۔۔۔۔۔ جیزی نے حیران ہوتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں بتا دیتا ہوں مس جینیفر------- معید نے اگے ہوتے کہا------ یہ ہیں میر اذلان کی مسسز پری زے اذلان------ معید نے ہستے ہوئے اذلان کی طرف دیکھتے کہا-------

او مائے گوڈ اذلان سرئیسلی------- جیزی منہ پر ہاتھ رکھتے بولی----

یس جینیفر----- اذلان نے اس کو دیکھتے کہا

ہمارے گروپ کے سب کے اکڑو ممبر کی شادی اتنی سویٹ سی لڑکی سے------- جیزی پری کو کو دیکھتے بولی- -----

اذلان کچھ کہے بس پری کو دیکھ رہا تھا ایک دن میں اس کا پھول جیسا چہرہ کیسے مرجھا گیا تھا--------

چلو میں چلتی ہوں ایمرجنسی ہیں -------- جیزی اپنا بیگ اٹھتے بولی-------

اٹے میں چھوڑ دیتا ہو------- معید اس کا بیگ اٹھتا بولا

کوئی ضرورت نہیں ہیں میں ہو تم جاو اپنے کمرے میں ----- احمد ہاتھ سے بیگ لیتا بولا------ معید غصہ سے چلا گیا-----

بائے اذلان ------ اینڈ ٹیک کیر اوف یورزسویٹ اینڈ لٹل مسسز------ جیزی کہتی کمرے سے نکل گی ساتھ ہی احمد بھی------

اپ لوگ بھی ریسٹ کرے کمرے میں جاکر ----- دادا جان اپ بھی جاے تھک جائے گے------ اذلان کے کہتے سب کمرے سے چلے گے----------

اذلان نے اٹھا کر روم لوک کیا اور پری کے پاس ہی لیٹ گیا کھیچ کر اپنے سینہ میں بھینچ لیا

جان اذلان اج بہت تنگ کیا ہیں اپ نے اپنے اذی کو--------- اذلان پری کے چہرے کو جابجا چومتے بول رہا تھا------- پری کو خود میں چھپائے سکون سے انکھیں موندلی--------

رات کا کون سا پہر تھا جب پری ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے اٹھی-------- اپنے پاس دیکھا تواذلان اس کو خود میں بھینچے سو رہا تھا-------

اذی-------پری اذلان کے کان کے قریب ہوتے مدہم اواز میں بولی-------

جی میری جان اپ اٹھ گی ------ اذلان جس کی انکھ تھوڑی دیر پہلے ہی لگی تھی پری کی اواز سن کر فورا کھل گی--------

مجھے سردی لگ رہی ہیں---- پری نے کان میں سرگوشی کرتے کہا----------

اذلان کمر سے پکڑتا خود کے مزید قریب کرکے پری کا چہرہ اپنے قریب کیا اور کمبل صیح سے اوڑھا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اج اپ نے اپنے اذی کی جان نکل دی تھی۔۔۔۔۔۔ اذلان اس کے لبوں کو چومتے بولا

اپ کیوں گیے تھے چھوڑ کر اذی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری اذلان کی گال پر اپنا منہ رکھتے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری فیری اب جہاں بھی جاونگا اپ کو لے کر جاونگا۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان۔ پری کے انسو صاف کرتے بولا جو اذلان کی گال بھیگو رہے تھے

پکا------- پری چہرہ اٹھتے اذلان کی انکھوں میں دیکھتی بولی---------

جی میری جان -------- اذلان۔ اس کی پلکوں سے انسو اپنے لبوں سے چنتے بولا

اب نہیں جانا چھوڑ کر ورنہ بات نہیں کرونگی ------ پری دھمکی دیتی اذلان کی گردن میں منہ چھپا گی----------

میری چھوٹے سے بچے کو دھمکی بھی دینی اتی ہیں -------- اذلان پری کی گال پر دانتوں سے کاٹتا بولا----------

پری بغیر کچھ بولے اذلان کو گھورنے لگ گی----------

میری جان جب اپ ایسے دیکھتی ہوں دل چاہتا ہیں کھاجاو اپ کو -------

اذلان جنون سے دوسری گال پر کاٹتا بولا اذلان نے اتنی شدت سے کاٹا کے گال میں ننھا سا زخم ہوگیا----------

ائی اذلان اپ کتنے جنگلی ہیں ------ پری منہ پھولتے بولی----------

جنگلی بنا کر دیکھاو------- پھر اپ کو پوری رات جگانا پڑھ گا- -------

اذلان- معنی خیزی سے بولا- ----------

اپ بہت گندے اور----- پری سوچتے بولی

اور- ------ اذلان مزید گستاخی کرتے بولا- ------

اور۔ ------- بگڑے ہوے۔ ------- پری پھر سوچتے بولی۔ -------

اور ---------- اذلان کی شوخیوں سے پری کی گردن پر لال نشان بنانے لگے تھے پر وہ اج اپنے جذباتوں کو قابو نہیں کرنا چاہتاتھا

اور بدتمیز گدھے کی تمیز ہیں اپ ------- پری نے ہنستے ہوے کہا-------

کیا میں گدھا------- اذلان گردن سے منہ نکلتا حیران ہوا-------

جی اپ ہیں -------- پری نے قہقہ لگاتے اذلان کے تاثرات دیکھتے دور ہونے کے کوشش کی جسے اذلان ناکام بنایا اب پری کی باری تھی----------

اذلان نے کمر میں ہاتھ ڈالا کر خود سے مزید قریب کر لیا اب ان میں ایک انچ کا بھی فاصلہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے پری کے کھلے بالوں میں ہاتھ ڈالا کر اس کی ٹھوڑی میں پڑنے والے گڑھے کو اپنے تشنہ اوار لبوں سے چوم لیا اب نظر اس کے نرموملائم ہونٹوں پر تھی ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان ایک نظر پری کی انکھوں میں دیکھا جہاں مکمل حیرانگی تھی کے اذلان اس کے بیمار ہونے کا۔ بھی خیال نہیں کررہا تھا۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ائی پری کو دیکھ کر اور بنا وقت ضائعہ کیے پری کے لبوں پر اپنی جنونیت دیکھانے لگا۔ ۔۔۔۔۔۔ پری تو ابھی تک اس کی مسکراہٹ میں کھوئی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان اس کے لبوں کو ازاد کرتا اس کو سیدھا لیٹاتا اس کے اوپر اگیا اور لیمپ اوف کرگیا۔۔۔۔۔۔۔ اج چاند بھی ان کے ملن پر بادلوں میں چھپ گیا تھا وہ اج دو جان اور ایک روح بن گیے تھے۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ بلیک قمیض شلوار پہنے------- اسستینوں کو کہنی تک فولڈ کیا ہوا تھا--------- ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے---------- انکھوں پر نظر کا چشمہ ٹیکے وہ کوئی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا----------
جب وہ دروازہ کھولتی اندر ائی---------- .

اذلان نے اہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا اور۔واپس منہ نیچے کر لیا----------

اذلان ---------- وہ قدم قدم اٹھتے اذلان کے سامنے جا کھڑی ہوئی----------

کیا مسئلہ ہیں---------- اذلان نے ناگواریت سے کہا----------

تم میرے ساتھ ایسا کیسے کرسکتے ہو---------- تم------- تمہیں پتہ تھا کے میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی---------

ایسا کیا کردیا میں نے تمہارے ساتھ ذرا مجھے بھی تو پتہ چل---------- اذلان کتاب بند کرتا کرسی کی سیٹ سے ٹیک لگاتا بولا

تم نے کیوں کی اس نمونہ سے شادی-------- وہ انکھوں میں پری کے لئے نفرت لئے بولی۔ ----------

تمیز سے بات کرو۔ --------- اذلان کرسی سے کھڑا ہوتے بولا----------

دیکھو بات سمجھو وہ چھوٹی ہیں وہ تمہیں تمہارا حق نہیں دے سکتی اخر کب تک تم انتظار کروگے--------- وہ اگے بڑھتی اذلان کا ہاتھ پکڑتی بولی----------

میں اپنا حق لو یا نہیں تم سے مطلب------- اذلان ہاتھ چھڑواتے بولا----------

مجھے پتہ ہیں دادا جان نے زبردستی اسے مسلت کیا ہیں پر تم اسے چھوڑ دو ہم مل کر پری کے لیے اچھا سا رشتہ ڈھونڈے گئے۔۔۔۔۔۔انفیکٹ۔۔۔۔۔۔۔

معید۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاں معید سے ہم پری کا نکاح کرودنگے مل کر بس تم اسے چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ انسوں کے درمیان بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کا ہاتھ اٹھا اور اس کی گال پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ائندہ اگر تم نے پری کا نام کسی کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو منہال مجھے سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان انگلی اٹھتا وران کرنے کا انداز میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منہال تو گال پرہاتھ رکھے اذلان کو دیکھ رہی تھی زندگی میں پہلی بار اذلان نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا ہو بھی اس کی وجہ سے

اذلان دیکھو نور کو اپنالو باپ بن کر پری تمہیں اولاد نہیں دےگی وہ کبھی اپنی ازادی خاتم نہیں کری گی وہ غیر ذمہ دار ہیں تمہارا خیال کیسے رکھ گی----------

انف -------- بس بہت سن لی تمہاری بکواس------ دفعہ ہو یہاں سے ---------اذلان باہر کی طرف اشارہ کرتے بولا---------

اور ہاں ------- منہال مڑنے لگی تھی جب اذلان نے روکا----------

اگر کبھی میری اولاد ہوئی تو وہ پری سے ہی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر نہ بھی ہوئی تو ہم بچہ ایڈوپٹ کرلے گے۔۔۔۔۔۔ناو گیٹ لوسٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منہال جانے کے لیے جیسے مڑی سامنے پری کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔ منہال اپنے انسو صاف کرتی ایک نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالتی کمرے سے نکل گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او میری جان ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان پری کو بولتا دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔ جو اذلان کی ٹی شرٹ میں چھپی بالکل کوئی بچی لگا رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔ اج کل کے مقابلہ میں چہرہ کچھ بہتر نظر ارہا تھا بالوں کو مونی ٹیل میں مقید کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اذلان کی اواز سنتی اہستہ قدم اٹھتی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی--------
اذلان نے اپنی بانہیں پھیلائی جس کا مطلب تھا وہ اس کی پناہوں میں اجائے------- پری بغیر کچھ بولے اس کی گود میں بیٹھتی اس کے سینہ پر سر رکھ گی---------- اذلان۔نے پری کے بالوں کو پونی کے ازاد کیا کیونکہ اس کو اس کے کھلے بال پسند تھے-------اس کے گرد احصار قائم کرتے اپنی کتاب کھولا لی----------

کیا ہوا ہیں--------- اذلان۔ نے اس کے کھلے بالوں میں انگلیاں چلاتے پوچھا-------- کافی دیر گزر گی تھی پر پری جب سے ائی تھی چپ چاپ بیٹھی تھی بس اذلان کے کرتے کے بٹنوں پر انگلیاں چلا رہی تھی

کچھ نہیں ------- پری کو اپنی اواز کسی کہائی سے اتی محسوس ہوئی----------

کیا سنا اپ نے------- اذلان بالوں پر بوسہ دیتے بولا----------

انھوں نے ایسا کیوں کہا کے اپ مجھے چھوڑ دے--------- پری اذلان کے سینہ سے منہ نکلتی اس کی انکھوں میں دیکھتی بولی----------

اپ کو پتہ ہیں کل رات میں نے اپ کو اپنی بیوی ہونے کے حقوق دئے ہیں تو میں کیوں چھوڑونگا اپنی فیری کو اور اگر چھوڑنا ہوتا تو میں ایسا کچھ نہیں

کرتا۔۔۔۔۔۔اور ویسے بھی مجھے اور میری حرکتیں صرف اپ ہی برداشت کرسکتی ہو بغیر شکوہ کیئے۔۔۔۔۔۔۔ اذلان اس کی گردن پر موجود اپنی رات کے بے باکیوں کے ثبوت دیکھتے شرارت سے بولا اور دوبارہ جھک کر اپنے لب اس نشان پر رکھ دئے ہلکے سے اپنے دانتوں سے کاٹتا پیچھے ہوا جس سے پری کی ہلکی سسکی نکلی تو۔انکھوں میں غصہ لیے اذلان۔کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ اتنے گندے بچے کیوں ہیں ۔۔۔۔۔ پری منہ پھلاتی دوسری طرف کرگی۔۔۔۔۔۔۔۔

جب سے اپ ائی ہو تب سے ہی اتنا گندا بچہ ہوگیا ہوں ۔۔۔۔۔۔ اذلان اپنی گال اس کے گال کے ساتھ رگڑتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ائی اذی دور ہٹیے اپ کی داڑھی چب رہی ہیں -------- پری اذلان کا منہ خود سے دور ہٹاتے بولی

اچھا داڑھی چب رہی ہیں رات کو تو نہیں چبھی ------- یہ میری قربت میں پتہ نہیں چلا------ اذلان معنی خیزی سے پری کو دیکھتے بولا----------

چچ------ چپ کر جائے اپ بہت بولتے ہیں ------ پری چہرہ اذلان کے سینہ میں چھپتی بولی------- اذلان کی بات سے پری کا چہرہ سرخ انار ہوگیا تھا----------

پری کی حرکت پر اذلان کا جاندار قہقہ اسٹڈی میں گونجا۔۔۔۔۔۔۔ کتاب بند کرتا پری کو مزید خود میں بھینچے منہ اس کے بالوں میں چھپا کر ان کی خوشبو خود میں اترنے لگا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اج منہا کی مہندی تھی گھر مہمانوں سے بھر ہوا تھا۔۔۔۔۔ چاروں طرف ملازم کام کرتے نظر ارہے تھے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معید۔چھوٹا تھا اس لئے ساری ذمہ داری اذلان۔کے سر پر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اج صبح سے تو اس نے پری کے نزدیک جانا تو۔دور کی بات دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی بھی وہ تھک کر کمرے کی جانب تیار ہونے کی غرض سے پڑھ کیونکہ مہمان انا شروع ہوگے تھے۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا کر اندار بڑھ سامنے ہی نظر اس دشمن جان پر پڑھی ---------- پیلے بھرے ہوئے لہنگے کے ساتھ ہری سیلولیس چولی پہنے ہوئی تھی جس میں سے اس کا پیٹ نظر ارہا تھا---------- ہاتھوں میں سادہی ہریاں چوڑیاں تھی ------ کانوں میں ائیرنگ تھے ------- گلے میں صرف اذلان-کی دی ہوئی چین تھی------ لمبے بالوں کو نیچے سے ہلکا سا کرل کیا تھا اور صبیح پیشانی پر ٹیکا ٹیکایا ہوا تھا-------- میک اپ کے نام پر بس اپنے گلابی ہونٹوں پو گلوس لگایا ہوا تھا --------- اس کو دیکھ کر احساس ہوتا تھا کے وہ ایک مکمل حسن ہیں----------

دراز قامت---------- گلاب چہرہ----------

خمار نیلی انکھیں اجال رکھنا----------

تیری اداوں پہ ہم مر نہ جائیں----------

خدا کی بندی خیال رکھنا----------

اذلان اس کو اپنے احصار میں لئے سرگوشی کے انداز میں بولا ایسے کے اس کی گرم سانسیں پری کو اپنی گال پر پڑتی محسوس ہو رہی تھی

جان اذلان اج قتل کرنے کا ارادہ کیا ہیں اپنے شوہر نامدار کا ------- اذلان کی گردن سے بال ہٹتے بولا----------

میسر ہو اگر تیری گردن ----------

میں تجھے میں خون کا قطر نہ چھوڑو------

اذلان پری کی گردن کو چومتے گھمبیر لہجے میں بولا----------

اذلان ---------- پری نے بمشکل اپنے لرزتے وجود کو سمبھلاتے کہا

جی جان ------- اذلان نے نشے سے چور لہجے میں کہا----------

اپ تت ----- تیار ہو جائیں------ ہم------ ہمیں دیر ہورہی ہیں
-------- پری اذلان سے دور ہوتے بولی----------

ادھر واپس اؤ فورا۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان دبے دبے غصہ میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پری ڈرتی واپس اس کے بازوں کے حلقے میں چلی گی۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے کھیچ کر اپنے قریب کیا اور شدت سے اس لبوں پر جھک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کافی دیر گزر گی مگر وہ پیچھے نہیں ہوا اج شاید اذلان کادل نہیں چاہ رہا تھا دور ہونے کا۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف پری کی سانس رکنے لگی تھی ۔۔۔۔۔۔۔ وہ اج پہلی بار اذلان کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اذلان نہ چاہتے ہوئے پیچھے ہوا تو پری کی جان میں جان ائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان خود سے لگاتے اس کا سانس درست کرنے لگا جو بہت بری طرح بگڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ سس---- سچی ----- بہ----- بہت ------ . گندے------- ہیں ----- مم-------- میں نھیں کرونگی ------ بب----- بات اپ سے----- اپ نے ----- کک------ کتنا ----- بب------- برا ------ ڈانٹا------- ہیں---------- دادو------ ککو------ کو بتاونگی------ اپ کا-------- پری اذلان سے دور ہوتے کافی غصہ میں بولی----------

میری جان بات تو سنو---------- اذلان پری کا ہاتھ پکڑتے بولا----------

نن------ نہیں ------ سنی ------- میں ------- اپ سے کٹی ------ ہوں ----- اب مانوں گی بھی نہیں ------ سچی---------- پری اپنا ہاتھ

چھڑوتے ناک پھلاتے بولی------- اور اپنا لہنگا سمبھلتی کمرے سے چلی گی----------

لو جی ہوگی ناراض بیگم ------- اب اذلان صاحب منانے کی تیاری کرو ورنہ رات کو تو اپنے قریب بھی نہیں انے دے گی-------- میری جنگلی بلی---------- اذلان بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑاتا اور تیار ہونے لگا-------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

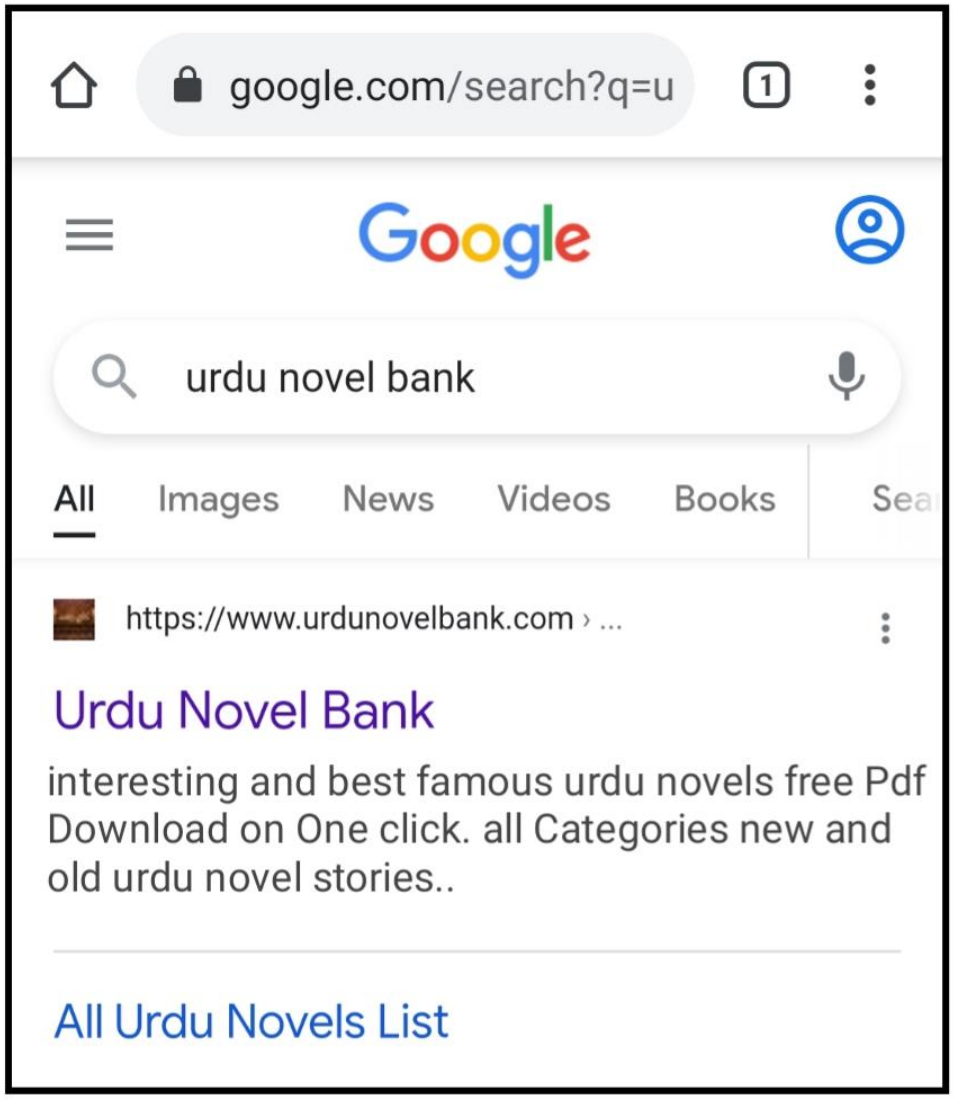

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

فنکشن شروع ہو چکا تھا سب مہمان اگے تھے -------- ذی العید'احمد'اور اذلان نے ایک جیسے کڑتے پہنے ہوئے تھے------ سفید کرتوں کے اوپر گرین ویس کوٹ تھی ------ کرتے کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے اور پاؤں کھوسے میں مقید تھے.....

منہا منہال اور پری کے ہمراہ لال ڈوپٹے کے سائے میں سٹیج پر ائ ------- مہندی دونوں کی الگ الگ منقد ہوئی تھی------ منہا کو صوفہ پر بیٹھ کر ایک طرف پری جبکہ دوسری طرف منہال بیٹھ کر تصویریں بنوانے لگی------

کیا بات ہیں۔ چپ۔کیوں ہوں تبعیت ٹھیک ہیں تمہاری------ احمد اذلان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا----

ہمہم ------- اذلان نے محض سر ہلا کر کہا-----

پری سے لڑائی ہوئی ہیں ------ احمد تکا لگاتے بولا

ہاں میڈم ناراض ہیں --------- اذلان پری کو اپنی نظروں کے احصار میں لیے بولا

تو اس میں کونسی بڑی سائینس ھیں جا جاکر منا لے------- احمد نے کرسی پر بیٹھتے کہا----------

نہیں سن رہی بات اور مجھے منانا نہیں اتا یار------ اذلان بے زار ہوتے بولا----------

ایک ائیڈیا ہیں ----- احمد نے سرگوشیانہ انداز میں کہا----------

کیا-------- اذلان احمد-کی طرف متجہ ہوتے بولا----------

کان کر------- احمد اذلان کے کان-میں کھسر پھسر کرنے لگا---------

یہ کچھ اوار نہیں ہوگا------ اذلان اس کی ترکیب سنتے بولا----------

نہیں ہینڈریٹپ پرسنٹ کامیاب ہوگی----- احمد کالر جھڑتے بولا--------

اگر بات مزید بگڑی تو تیری خیر نہیں ------ اذلان انگلی دیکھتا وارن کرتے بولا---------

احمد ہستے ہوئے مین انٹرنینس کی جانب چل دیا جہاں سے جینیفر اتے دیکھائی دے رہی تھی----------

اذلان کو کبھی تمہارا نہیں ہونے دونگی چاہیے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑھے------- منہال منہا کے براپر میں بیٹھی پری کو نفرت بھری نظروں سے دیکھتے بولی ساتھ ہی اپنے فون پر کسی کا نمبر ملاتی فون کان سے لگاتی لان کے سنسان گوشے کی طرف چل دی -------- دوسری طرف پری اپنے انجام سے بے خبر کے انے والا کل اس کی زندگی میں طوفان لانے والا ہیں---------

پیچھے اذلان نے اج ایک دفعہ پھر سگریٹ سلگا کر لبوں سے لگا لی اور اسٹیج پر نظریں مرکوز کردی جہاں وہ چھوٹی سے بات پر ناراض ہوئی کھڑی تھی ------

جب بھی وہ غصہ کرتی تھی چھوٹی سے ناک سرخ ہوجاتی تھی اس وقت وہ اذلان کو۔اتنی پیاری لگتی تھی کے اس کا دل چاہتا تھا کے وہ اس چھوٹی سی دنیا کو کھا جائے-------

مہندی کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا مہمان کھانا کھاکر جا چکے تھے اب بس گھر کے لوگ اور منہا اور منہال کی کچھ دوستے تھی جو اس وقت لان میں بیٹھی گانے گا رہی تھی پری بھی ان کے ساتھ ہی تھی ویسے تو وہ اس جوڑے میں تھک چکی تھی اور جانا چاہتی تھی اور اذلان کی بھی فکر تھی مگر منہا کے اصرار کرنے پر رک گی----------

پرنسس----------

ابھی وہ بیٹھی ان کے ساتھ گانے گا رہی تھی جب احمد کی اواز پر چونکی-------

جی بھائی ------ پری اپنا لہنگا سمبھلاتے اٹھی----------

وہ پرنسس اذلان کی حالت ٹھیک نہیں ہیں وہ تمہیں بولا رہا ہیں ------- احمد نے صاف جھوٹ بولتے کہا----------

کک------ کیا------ہوا------- اذی ----- کو ------- پری پریشان ہوتے بولی---------

وہ کمرے میں ہیں تم جاو اس کے پاس ------ احمد کو اچھا نہیں لگ رہا تھا پری کو ایسے پریشان کرنا پر اپنے دوست کے گیے مجبور تھا----------

پری اپنے لہنگے کو ایک ہاتھ میں پکڑتی جلدی میں گھر کے اندر چلی گی----------

یہ اللہ پلیز پری کو اس ڈرامہ کا پتہ نہ چلے ورنہ اذلان کی پری سے اور میری اذلان سے خیر نہیں ہیں ------- احمد دعا کرتا اب لڑکیوں کی طرف بڑھ گیا----------

پری کمرے میں ائی تو ہر طرف اندھیرا تھا پری نے جیسے ہی تھوڑا اندار ائی تو دروازہ بند ہوگیا----------

اذذذذ--------اذی------- پری اندھیرے سے خوف کھاتی بولی----------

اپ ----- کک------ کہاں ہیں -------- اذلان ------- پری کی انکھوں میں انسو اگے تھے ------

اذی---------- پری نے گھبرتے کہا جب اس کو احساس ہوا کے کوئی اس کے پیچھے ہیں -------- اس کی انگلیاں پری کو اپنے پیٹ پر چلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ----- پری کی زبان تو تالو سے چپک گی----

اذلان ------- پری نے نیم سرگوشی کی ------

جی فیری -------- اذلان نے پیٹ پر دباو دیتے اپنی طرف کھینچتے کہا----------

لائٹ اون کرے پلیز پری اس کے سینہ میں منہ چھپاتے بولی------- خوف سے اس کا پورا وجود لرزار تھا جس کا انداز اذلان کو بخوبی ہو رہا تھا جو اس کے بانہوں میں بھی کانپ رہی تھی----------اذلان نے فورا لائٹ اون کی تو پری نے اپنا سر اٹھا کر اس کو دیکھا جو کے پہلے ہی فرصت سے اس کو دیکھا رہا تھا----------

اپ-------- ٹھیک ------- ہیں ------ احمد بھائی نے کہا -------

میں ڈر گی تھی -------- پری اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی انسو کے درمیان بول رہی تھی----------

تم ناراض تھی نہ اس لیے---------- اذلان انسو صاف کرتے بولا----------

نہیں ہوں میں ناراض ------ وہ تو میں تنگ کررہی تھی جیسے اپ کرتے ہیں--------پری نے انسو کے درمیان مسکراتے کہا-----

اچھا جی تو میرا بچہ اتنا تیز ہوگیا ہیں ------ اذلان پری کا ٹیکا اترتے بولا----------

جی تو تنگ کرنے کا ٹھیکا اپ نے لے رکھ ہیں ------- پری منہ چڑاتے بولی

او تو اایسا ہیں ------- اب اپ کی باری ہیں ----- اذلان نے پری کا ڈوپٹہ صوفہ پر رکھتے کہا----------

اذلان میں تھک گی ہوں پلیز------ پری نے روہانسا ہوتے کہا ----------

اج کچھ نہیں سنوگا----------

I want to hold you

Feel your breathe

Stay as close as yours

Clothes to your skin

اذلان نے پری کے ائرینگ اترتے مدہوش کن لہجے میں کہا اور جھٹ سے اپنی گود میں اٹھتا بیڈ پہ لے جاکر لیٹا دیا------ پری نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی کیونکہ وہ منہال کی تمام باتیں سن چکی تھی------- اذلان اپنی شرٹ اترتا لائٹ بند کر گیا--------- پوری رات اذلان اس پر اپنی محبت نیچھاور کرتا رہا ہیں---------- اور وہ بھی چپ چاپ خود کو اذلان کی پہناوں میں سونپ چکی تھی----

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اج منہا کی بارات تھی وہ سرخ لہنگا پہنے بہت حسین لگ رہی تھی----------
پری نے اج گولڈن فراک زیب تن کیا ہوا تھا------ بالوں کا میسی جوڑا بنایئے
------- میک اپ کے نام پر صرف ریڈ لیپسٹک وہ بھی اذلان کے کہنے پر لگائی
تھی ------ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی -------- اذلان بھی کسی سے کم
نہیں لگا رہا تھا سفید قمیض شلوار کے ساتھ گولڈن کوٹ پہنا ہوا تھا-------
بالوں کو جیل لگاکر سیٹ کیا تھا----------

نکاح ہوچکا تھا------- کھانا بھی لگایا جا چکا تھا----------

فیری------- اذلان نے سٹیج پر اکر پری کو مخاطب کیا----------

جی ------- پری نے اذلان کو دیکھتے کہا----

یار مجھے کچھ کام ہیں تو اگر مجھے انے میں لیٹ ہوجائے تو اپ کھانا کھا لینا اور احمد کے ساتھ گھر چلی جانا---------- اذلان نے پری کی گال پر ہاتھ رکھتے کہا------

نہیں جلدی ایے گا ہم ساتھ کھانا کھائے گے------ پری اس کی گال کھیچتے بولی ----- اذلان نے جھک کر ماتھا چوم لیا------- اذلان کو پتہ نہیں کیوں یہ

احساس ہورہا تھا جسے اس کی فیری اس سے دور جا رہی ہیں ---------- اذلان چلا گیا اور پری کی نگاہ نے دور تک پیچھا کیا اس کا----------

وہ لوگ رخصتی کے بعد گھر اچکے تھے پری کپڑے بدل کراذلان کا انتظار کر رہی تھی پر دوپہر سے شام ہوگی تھی پر اذلان ابھی تک نہیں ایا تھا----------

پری کمرے سے نکل کر حال میں ائی جہاں سب موجود کھانا کھا رہے تھے---------

او پرنسس کھانا کھاو ------ احمد پری کو دیکھتے بولا----------

نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ بھائی وہ اذلان ۔۔۔۔۔۔۔ کیوں نہیں اے ابھی تک ۔۔۔۔۔۔

پری نے سب کی موجودگی میں جھجکتے ہوے احمد سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں بتا کر نہیں گیا کوئی کام ہوگا اجاتا ہیں تھوڑی دیر میں تم جب تک کھانا کھالو۔۔۔۔۔۔ احمد نے اسے پچکارتے کہا۔۔۔۔۔

نہیں وہ اذی کے ساتھ کھاونگی۔۔۔۔۔۔۔ پری نے مدہم اواز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احسان اور نائمہ بیگم نے مسکراتے پری کو دیکھا ۔۔۔۔۔۔ احسان صاحب کو فخر تھا اپنے فیصلہ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اپ جوس پے لے جب تک ----- ذی العید نے جوس کا گلاس سامنے کرتے کہا--------

پری نے سر ہلاکر جوس کا گلاس پکڑا کر اپنے کمرے میں چلی ائی---------پیا اس نے ابھی بھی نہیں تھا اذلان کی فکر میں ----- دوپہر سے شام ہونے کی تھی پر اذلان کی کوئی خبر نہیں تھی نہ اس کے پاس فون تھا کے وہ رابطہ کر لیتی----------

میں احمد بھائی سے بولتی ہوں وہ اذی کو کال کرے---------- پری سوچتی لاونج کی طرف بڑھ گی---------

احمد اور احسان صاحب لاونج میں نیوز دیکھ رہے تھے جب ایک نیوز پر ان کی دنیا جیسے تھم سی گی----------

ناظرین ------- اپ کو تازہ خبر سے اگاہ کیا جاتا ہیں ---------- میر انڑپرائزر کے اونر میر اذلان پر قاتلانہ حملہ ------- ضارئع کے مطابق ان کی حالت تشویش ناک ہیں -------- ان کو قریبی ہسپیٹال میں شفٹ کیا گیا ہیں ------ ملازم پولیس کی حراست میں -----

اینکر کچھ اور بھی بتا رہی ہیں پر وہاں موجود نفوس تو سکتے کی حالت میں لاونج کے دروازے میں کھڑی پری دیکھے رہیں تھے وہ کس امید سے احمد کو دیکھ رہی تھی کے وہ کہہ دے وہ اس کا اذی نہیں ہیں ----------

جبکہ احسان صاحب خود پر ضبط کئے فون پر کسی سے بات کر رہے تھے

پری منوں بھاری قدم اٹھتی احمد کے پاس جا کھڑی ہوئی جو اس سے نظریں چرا رہا تھا----------

وہ ------ میرے ------ اذی ------- نہیں ----- ہیں ------ نہ -------- پری اپنے انسو پر بندھ بندتے بولی----------

پرنسس---------- احمد کو سمجھا نہیں ارہا تھا وہ کن۔الفاظوں سے اسے تسلی دے ------

چلو احمد ہسپیٹال احسان صاحب فون بند کرتے بولے----------

مم---- میں بھی چلونگی---------- پری اپنے بنسو صاف کرتے بولی----------

نہیں اپ گھر رہوگی میں اذلان کو لے کر اجاونگا--------- احمد اس کے سر پر بوسہ دیتے بولا----------

نہیں --------- انھیں -------- میں -------- نظر ------- نہیں ------- اتی ------- تو ------ وہ ------ خفا ہوجاتے ہیں بھائی پلیز ------- پری احمد کا ہاتھ تھمتے بولی ------ کیا کچھ نہیں تھا اس کی التجا میں ----------

میری بچی وہاں میڈیا ہوگا اذلان کو اچھا نہیں لگے گا کے کوئی نہ محرم اس کی بیوی کو دیکھے -------- میری بیٹی تو سمجھ دار ہیں ------- احسان صاحب اس کو بہلاتے بولے

نہیں میں خود کو چادر سے ڈھانپا لونگی دادا جان --------- پری احسان صاحب کی طرف بڑھتے بولی----------

چلو احمد ------ احسان کہتے گھر سے نکل گے--------- احمد بھی پری سے ہاتھ چھڑواتا ان کے پیچھے چل دیا--------

بھائی ------- پری احمد کے پیچھے جاتے چلائی مگر نائمہ بیگم نے روک لیا
-----اب وہ ان کے گلے لگی رورہی تھی ---------

وہ پری کو اپنے کمرے میں لے ائی ---- پری کو انھوں نے بیڈ پر
بیٹھایا---------- اور اس کے ساتھ بیٹھتی پری کو چپ کرنے لگی جو مسلسل
بس ایک بات کہی جارہی تھی اذلان کے پاس جانا ہیں اور انسو بہے جارہی تھی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

احسان صاحب اور احمد اس وقت ائی سی یو کے باہر کھڑے تھے جہاں اذلان کا اوپریشن جاری تھا ------- ایک گھنٹہ ہوگیا تھا پر ابھی تک ڈاکٹر باہر نہیں ائے تھے -------- احمد کرسی پر سر جھکائے بیٹھ تھا ایک طرف اذلان کی فکر جب کہ دوسری طرف پری جو بار بار کال کررہی تھی ہر دفعہ ایک بات ----- اذلان سے بات کروادے ۔بھائی میری ------ احمد کا بس چلتا اپنے جان سے عزیز دوست کو موت کے منہ سے نکل کر اپنی چھوٹی پرنسس کو دے دیتا پر انسان تو صدا کا بے بس ہیں اس معاملے میں ---------

میں نے اذلان کو نہیں قتل کروایں تو یہ کون ہیں --------- میری دشمن تو صرف پری تھی مگر میں اتنا نہیں گر سکتی ------- منہال جب سے اپنے کمرے میں بیٹھی بس یہ ہی سوچ رہی تھی-----

رات کے چار بجہ چکے تھے جب ڈاکٹر نے باہر اکر اپریشن کامیاب کا بتایا------ احمد اور احسان صاحب نے شکر ادا کیا------ پری کا خیال اتے ہی احمد نے گھر کال کر کے نائمہ بیگم کو بتایا------- فون بند کرتے ایک نظر سوئی ہوئی پری کو دیکھ جو بار بار نیند سے جگنے کے بعد تھوڑی دیر پہلے سوئی تھی ---------- پری کو دیکھتے نائمہ بیگم نے جھک کر اس کا ماتھا چوم کی جوڑی سدا سلامت رکھے------دعا دیتی وہ oلیا-------- خدا تم دونوں شکرانے کے نفل ادا کرنے لگی----

اذلان کو جس وقت ہوش ایا صبح کے سات بج رہیں تھے ------- احسان صاحب پولیس اور میڈیا کے ساتھ مصروف تھے احمد۔جب اذلان کے روم ایا تو وہ انکھوں پہ ہاتھ رکھے لیٹا تھا---------

کیسے ہو جگر۔۔۔۔۔۔ احمد۔اس کے رکھی کرسی پر بیٹھتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الحمد اللہ ۔۔۔۔۔۔ اذلان نے مسکراتے جواب دیا اور اٹھ کر بیٹھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔ درد سے ایک سسکی نکلی تو احمد نے سہارا دیتے بٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فیری کہاں ہیں ملنے کیوں نہیں ائی ۔۔۔۔۔اذلان نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یارا پہلے ہم سے تو مل لو ۔۔۔۔۔۔ احمد نے معصوم سا منہ بناتے کہا۔۔۔۔۔۔۔

جب سے ہوش میں ایا ہوں یہی سڑا ہوا دیکھ رہا ہوں اب مجھے اپنی جان کا دیکھنا ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے اسے تنگ کرتے کہا۔۔۔۔

شرم تو اتئ نہیں ہیں رات سے یہاں بیٹھ ہو اور وہ تو ایک دفعہ نہیں ائی حالا کے میں نے کہا بھی پھر بھی نہیں ائی ----- احمد نے جھوٹ کا سہارا لیتے کہا----------

مجھے یقین ہیں وہ ایسا نہیں کہہ سکتی ----- اذلان دیوار سے ٹیک لگاتا بولا---------- اتنے میں ہی دروازہ کھولا اور وہ اندر ائی------

اذلان ---------- پری بھاگتے ہوئے اذلان کے سینے لگی اور ہچکیوں سے رونہ شروع کردیا----------

ششش---- بس میری جان ٹھیک ہوں میں ----اذلان اس کی کمر سہلاتا بولا--------

میں ڈر گی تھی --------- پری اک کے سینے میں چھپی منمنائی---------

میں بھی ------- اذلان اک کو خود میں بھینچتے بولا----------

بس بھی کرے باقی رومینس کمرے میں ذی العید نے کمرے میں اتے کہا ساتھ ہی احسان صاحب اور نائمہ بیگم تھی---------

تو اپ کیوں جل رہے ہیں ------ پری اذلان سے دور ہوتے بولی---------

اللہ اللہ میں کیوں جلاونگا اپ لوگوں کے تھرڈ کلاس رومینس سے------ ذی العید نے ہاتھ جھلاتے کہا----------

اذی اپ کو بدبو ارہی ہیں ۔ کوئی جل رہا ہیں اتنے پیارے کپل سے----- پری ناک پر ہاتھ رکھتے بولی--------

ہمہم ------ اذلان نے مسکراہٹ چھپاتے کہا-----

احمد بھائی اپ کو ----- پری اب احمد کی طرف متوجہ ہوئی احمد نے بھی ہستے ہاں میں سر ہلایا-----

ذی العید۔غصہ میں منہ پھولاتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سب لوگ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے اذلان نے اس دوران بھی پری کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ اذلان۔کے کہنے پر گھر جا چکے تھا منہا منہال بھی مل کر جا چکی تھی اب کمرے میں صرف احمد پری اور اذلان تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں تھوڑی پریویسی مل سکتی ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے نہایت بے بک انداز میں کہا۔۔۔۔ جس پر پری نے اس کو گھوری سی نواز پر اس نے جواب کے بدلہ میں مسکراہٹ اچھلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یس شیور۔۔۔۔۔۔۔ احمد کہتا اٹھا کر روم سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اف اذی کتنی بری بات ہیں وہ کیا سوچتے ہونگے-------- پری اس ساتھ بیڈ پر بیٹھتی اس کے سینہ پر سر رکھتی بولی----------

میری جان کچھ نہیں سوچتا اپ فکر نہیں کرو------ ویسے بھی نیولی میرڈ کو پریویسی تو چاہیے ہوتی ہیں ----- اذلان نے چھیڑتے کہا----------

اپ بہت فضول بولتے ہیں ------ پری نے شرماتے منہ اس کے سینہ میں چھپا لیا--- اذلان نے بھی اس کے گرد گھیر تنگ کرلیا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دو سال بعد

اذلان لیبر روم کے باہر کھڑا دروازے کو تک رہا تھا ------ اندر سے اتی چیخے سے اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا ----- اس کی نازک سے پری اس وقت اپنی جان کو سولی پر لٹکائے اس کو باپ بنا رہی تھی----- اس کا کیس بگڑ چکا تھا ------ پری کو اکسیجن کی کمی کی وجہ سے ہسپیٹال لیا گیا تھا----- وقت سے پہلے ہی ڈیلیوری کرنی پڑھ گی تھی ------ جس کی وجہ سے پری کی جان کو خطرہ بھی تھا ------ اذلان جب سے کھڑا بس ڈروازے کو ہی تکی جارہا تھا اور اس کی چیخوں پکارا سن رہا تھا------ اذلان۔نے تو کبھی اس کو کانٹا بھی چبنے نہیں دیتا تھا اور اب -------

یہ وقت ہر عورت پر اتا ہیں اور یہ بھی سچ ہیں کے بس اسی میں اتنی ہمت ہوتی ہیں اس درد کو سہنے کی مرد کی بس کی بات نہیں ہیں ۔پر مرد کے زمے بھی کچھ ایسے کام ہیں جو عورت چاہے کتنی بھی بہادر ہو پر وہ کام۔نہیں کرسکتی جو ایک مرد کرتا ہیں بغیر انکھوں میں انسو لئے۔۔۔۔

اذلان کی انکھوں میں نمی انے لگی تھی جب وہ درد سے اذلان کو پکارا رہی تھی ۔۔۔۔۔ اذلان کے بس میں ہوتا تو وہ ہر درد کو اپنی فیری سے دور کردیتا۔۔۔۔۔۔ مگر وہ مجبور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوریڈور میں اذلان کے ساتھ ساتھ احمد اور نائمہ بیگم بھی موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت نائمہ بیگم تسبیحہ پڑھ رہی تھی احمد کرسی پر سر جھکائے بیٹھہ تھا اور اذلان

دیوار کے سہارے کھڑا تھا جبھی اچانک اندر سے بچے کی رونے کی اواز ائی

مبارک ہو میرے بھائی------- احمد۔اٹھتا اذلان کے گلے لگا----------

مبارک ہو میری جان ------- نائمہ بیگم نے بھی ------- اذلان کا ماتھا چومتے کہا ----- اذلان تو بس مسکرا ہی سکھا اس کو تو سمجھ ہی نہیں ارہی تھی کیسے بیہو کرے شاید باپ بن نے کا احساس ہی اس قدر خوبصورت ہوتا ہیں

احمد۔نے فورا گھر پر اطلاع دی۔۔۔۔۔۔۔ جبھی گیٹ کھلا اور نرس ایک بچے کو نیلے رنگ کے کپڑے میں لاپیٹی باہر ائی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مبارک ہو مسٹر اذلان بیٹا ہوا ہیں ۔۔۔۔۔۔ نرس بچے کو اذلان کو تھمتے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی دوران ایک اور نرس ائی اس کے ہاتھ میں بھی بچہ تھا پر وہ تھوڑا کمزور تھا ۔۔۔۔۔ سب نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر اذلان۔اپ کے ٹوینس بیٹے ہوئے ہیں ۔۔۔۔ نرس دوسرا بچہ بھی اذلان کی گود میں دیتی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری وائف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان۔وے نرس کو دیکھتے پوچھا دل میں ایک ڈر تھا۔۔۔۔۔۔

شی از فائین۔۔۔۔۔۔۔ اپ کی چھوٹی سی وائف بہت بہادر ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ نرس نے مسکراتے کہا۔۔۔

میں مل سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان کو تسلی نہیں ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔

جی ہم انھیں روم میں شیفٹ کردے پھر اپ مل سکتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ نرس پروفیشنل انداز میں کہتی وہاں سے چلی گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نائمہ بیگم نے فورا اگے بڑھ کر اذلان۔کی گود سے ایک بچہ اپنی گود میں لے لیا۔۔۔۔

اذلان یہ تو بالکل تم جیسا ہیں نائمہ بیگم نے بچے کا منہ چومتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں پر انکھیں میری فیری جیسی ہیں ان دونوں کی ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان اپنی گود میں موجود بچے کو دیکھتے بولا جو اپنی نیلی انکھیں کھولے اذلان کو دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

لاو مجھے دو ۔۔۔۔۔۔ احمد ہاتھ کرتے بولا۔۔

کیوں یہ میرا بیٹا ہیں ۔۔۔۔۔۔ اذلان بچوں کی طرح چھپتے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو میں بھی تو ماموں ہو اب چلو دو جلدی سے -------- احمد بھی اس سے چھینے کی کوشش کرتے بولا----------

اوف اللہ اب لڑو مت لو یہ پکڑلو -------- نائمہ بیگم اپنی گود میں موجود بچہ تھمتے بولی------- احمد اس کو منہ چڑنے لگا------

یہ بھی میرا ہی ہیں----------

♡♡♡♡♡♡♡♡

سب لوگ روم میں موجود تھے ------ احسان۔صاحب بہت خوش تھے خوش تو سبھی تھے پر اذلان کی خوشی دیدنی تھی---------- نائمہ بیگم اور منہال گھر جاچکی تھی تکے پری کے لیے پرہیزی کھانا بنواں سکے----- منہا کو ڈاکٹر نے چلنے پھرنے منا کررکھا تھا کیونکہ اس کے گھر بھی گڈ نیوز تھی اس لیے وہ ملنے نہیں ائی------- احسان صاحب افس چلے گیے کے اذلان کی غیرموجودگی میں وہی کام کررہے تھے ----- اور احمد بھی گھر چلا گیا اس کی اور جینیفر کی حال میں ہی شادی ہوئ تھی --- اور ذی العید پڑنے ددوسرے شہر گیا ہوا تھا----------

پری انکھیں بند کیۓ لیٹی تھی جب اذلان۔دونوں بچوں کو تھمے اندر ایا------ اہٹ پر پری نے انکھیں کھولی تو اذلان بچوں کہ کارٹ میں لیٹا رہا تھا---------

جگ رہی تھی میری جان میں تو سمجھ سو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان پری کے ماتھے کو چومتا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

تھینک یو اذی۔۔۔۔۔۔ پری اس کا ہاتھ پکڑتی اپنے لبوں سے لگاتی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کس لیے میری جان ۔۔۔۔۔ اذلان نے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے پوچھا

مجھے اتنی اچھی ساری خوشیاں اور۔اتنی اچھی زندگی دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پری نے اذلان کے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔۔۔۔۔

اصل شکریہ تو میری جان اپ کا جو میری زندگی میں ائی اور مجھے ان دو تحفوں سے نوازا۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے بچوں کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اذی ہم نام کیا رکھے گیے اپنے بیٹوں۔کا۔۔۔۔۔۔۔ پری نے محبت بھری نظروں سے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو دیکھتے کہا

ہمارے بڑے بیٹے کا نام میر اذہان اذلان اور ہمارے چھوٹے بیٹے کا نام میر اذمیر اذلان ۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان نے بچوں کو دیکھتے کہا۔۔

بہت پیارے نام ہیں ۔۔۔۔۔۔ پر اپنے مجھے تو رکھنے ہی نہیں دئے۔۔۔۔۔۔ پری منہ پھولتے بولی۔۔۔۔۔۔۔

جب ہماری بیٹی ہوگی تو اپ رکھ لینا۔۔۔۔ اذلان نے سنجیدہ ہوتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اذلان ۔۔۔۔۔۔ پری نے گھورتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا اذلان ۔۔۔۔ ہمہم۔۔۔۔۔ مجھے جلدی بیٹی چاہیے وہ بھی ٹوینس۔۔۔۔۔۔۔۔ اذلان مصنوئی غصہ ہوتے کہا ۔۔۔۔۔۔ پر اس کو ہنسی ارہی تھی پری کا رونے والا منہ دیکھتے۔۔۔۔۔

میری جان مذاق کررہاہوں ۔۔۔۔۔۔۔ اذلان۔نے جلدی سے کہا کے وہ سچ میں رونے نہ لگ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ بہت گندی بچے میں اپنے بیٹوں کو اپ جیسا نہیں بننے دونگی------ پری ناراض ہوتے بولی----------

سوری میری پرنسس معاف کردو--------- اذلان اس کو اپنے سینے سے لگاتا بولا--------

ٹھیک ہیں ------- پری اس کے سینے سے لگی بولی--------

ویسے اب ہمارے بیٹے بڑھ ہوگے تو پوچھے گے کہ ہماری بہن کیوں نہیں ہیں پھر کیا کہہ گے------ اس لئے ابھی سے سوچنا پڑھ گا------ اور دو۔ بھائیوں کی دو بہنے بنتی ہیں اگر ایک ہوئی تو دونوں لڑے گے -------- اذلان پری کے

کان میں سرگوشی کررہا تھا جس سے پری کی کان کی گو سرخ ہونے لگی تھی

چپ کر جائے اذلان اپ واقعی بہت چھچھورے ہیں --------- پری اذلان۔کو گھورتے بولی--------

یار اس میں چھچھورا پن کیا ہیں ہی تو فیوچر پلنیگ ہیں ------- اذلان ڈھٹائی سے بولا----------

اذلان ------ پلیز------ پری کی بس ہوگی تھی اذلان کی بے باک باتیں سن کر---------

اوکے میری جان ---------- اذلان نے ہستے ہوئے پری کو خود میں بھینچ لیا---------

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

خدا نے چار سال بعد اذلان کو اور پری کو اپنی رحمت سے نوازا جس کا نام پری نے ----- پری وش رکھا تھا اپنے نام پر ویسے بھی وہ بالکل اپنی ماں جیسی تھی اس وے سارے نقش اپنی ماں سے لیے جبکہ انکھوں کا کالر اپنے باپ سے چرایا تھا ----- اس میں سب گھر والوں کی جان تھی خاص طور پر اذلان۔کی کیونکہ وہ بالکل اپنی ماں کی طرح معصوم تھی اور دیکھتی تو بالکل پری کی طرح تھی--- اذمیر اور اذہاں اپنے باپ کی کاپی تھے اس لیے پری کی ان میں جان تھی---

احمد اور جینیفر کی ایک دوسالا۔بیٹی فاطمعہ تھی جس کا نام احمد نے اپنی ماں کے نام۔پر رکھا تھا۔۔۔ منہا اور ابراہیم کا ایک تین سالا بیٹا تھا جس کا نام محمد رکھا تھا

منہال نے دوسری شادی نہیں کی وہ اب بھی جوزف کے نام پر بیٹھی تھی نور اب سات سال کی ہوگی تھی ۔۔۔۔۔۔۔ منہال ۔ نائمہ بیگم اور احسان صاحب اپنے ابائی گھر میں ہی مقیم تھے جبکہ اذلان۔اپنی بیوی اور بچوں۔کے ساتھ اپنے دوسرے شہر میں موجود گھر میں رہائش پذیر تھا۔۔۔۔ ہر تہیوار وہ سب احسان صاحب کے گھر مناتے تھے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

There are no happy endings.

Because

Endings are the saddest part.

سچی اور اصلی کہانیوں کا کبھی اختتام نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ختم شد

یہ میرا پہلا ناول ہیں امید ہیں پسند ائے۔ میں یہ تو نہیں کہتی کے اپ کو بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا پر اپ کو یہ ضرور پتہ چلے گا کے عمروں کے فرق سے کچھ نہیں ہوتا اگر ہم سفر نبھانے والا ہوتو ہر سفر خوبصورت ہوتا ہیں چاہیۓ پھر سفر کانٹوں سے بھرا کیوں نہ ہو ۔ ہم سفر مخلص ہونا چاہیئے گھر پیسے یا طاقت سے نہیں بنتے بلکہ پیار اور اعتبار سے بناتے ہیں ۔ میرا ماننا ہیں کے شوہر کو ہمیشہ بیوی سے بڑا اور۔ میچیور ہونا چاہیے جیسے ایک میچیور ادمی اپنی زندگی کا فیصلہ کرتا ہیں وہ ایک چھوٹی اور کم عمر کا انسان نہیں کرپاتا ۔ میچیور ادمی اپنی بیوی کی کیئر کرتا ہیں اس کی غلطی پر اس کو بچوں کی طرح سمجھاتا ہیں جیسے ہماری کہانی کے مرکزی کردار اذلان اپنی فیری کو ٹریٹ کرتا تھا۔

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔
https://youtube.com/channel/UCQo-i6Ll32LDErKmnsfQ5MQ